www.KitaboSunnat.com
جنتی عورت؟
تالیف
انصار زبیر محمدی
مومن اسلامک لائبریری دالوال، فیصل آباد
فون نمبر: 041-2679818

تالیف

انصار زبیر محمدی

دار الثقافة الاسلامية
بندی کلاں۔ محمد آباد گوہنہ۔ مئو، یوپی، انڈیا

سکیننگ : زین العابدین

اڈیٹنگ : سیاوش عبدالرحمٰن یلدرم

نظرِ ثانی : انجینئر طارق مقصود

مون اسلامک لائبریری دالوال، فیصل آباد

فون نمبر : 041-2679818

فہرستِ کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین نبینا محمد وعلی آلہ و صحبہ أجمعین و بعد:

﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (آل عمران:۱۰۲)

﴿یَا أَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُم مِّن نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِی تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیبًا﴾ (سورۃ النساء:۱)

﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِیدًا یُصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَمَن یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیمًا﴾ (الأحزاب ۷۰-۷۱)

نیک وصالح عورت اس کائنات کی سب سے حسین وجمیل اور قیمتی شئی ہے، جس کا اظہار نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک فرمان میں یوں کیا ہے:

((الدُّنیَا کُلُّهَا مَتَاعٌ وَ خَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))

(رواہ مسلم ۱۴۰۶۷)

دنیا پورے طور پر سرمایۂ زندگی ہے اور دنیا کا سب سے اچھا سرمایہ نیک عورت ہے، اسلام نے صنف نازک پر اپنی خاص عنایت کی ہے، اسلام سے قبل عورت کا کوئی خاص مقام نہ تھا، مشرق میں عورت مرد کے دامن تقدس کا داغ تو روما میں گھر کا اثاثہ سمجھی جاتی تھی، یونان میں اسے شیطان تو توراۃ میں ابدی لعنت کا مستحق قرار دیا گیا ہے اور کلیسا اسے چمن انسانیت کا کانٹا سمجھتا ہے، لیکن اسلام کا نقطہ نظر ان سب سے جداگانہ ہے۔

عورت کا فطری تقدس اور اس کی نسوانی حرمت صرف اسلام کے قلعہ میں محفوظ ہے، اسلام میں عورت نسیم اخلاق کی نکہت اور چہرۂ انسانیت کا غازہ سمجھی جاتی ہے، اسلام نے اس عورت کو آبگینہ قرار دیا ہے اور اس آبگینہ کی حفاظت کا ہر ممکن معقول ترین انتظام کیا ہے، اس کی ولادت سے لیکر آخر عمر تک اسے محترم قرار دیا ہے۔

مگر ماضی میں یورپ کے حیوانی تمدن نے عورت کی آزادی اور مساوات کے نام پر اس کی ساری متاع حیات لوٹ لی، اس گھر کی چہار دیواری سے ہوٹلوں، کلبوں، آفسوں اور عام شاہراہ پر لا کھڑا کیا، آج یہ عورت گھر کی ملکہ کی بجائے بار (شراب خانہ) کی ساقی ہے، تو کہیں ہوائی جہاز کی ائیر ہوسٹس ہے، اور کہیں مردوں کے ہاتھ کا کھلونا بن کر زندگی گزار رہی ہے، اور یہ سب کچھ آزادی، ترقی اور مساوات کے نام پر ہو رہا ہے، جس کے بدترین نتائج یورپ کی راہ سے پوری دنیا پر پھیل رہے ہیں۔ ظاہر ہے خالقِ کائنات نے جن بندھنوں کو مضبوط

باندھا ہے اگر انہیں ڈھیلا کر دیا جائے تو زندگی کی گاڑی اپنے تمام کل پرزوں کے ساتھ تتر بتر ہو جائے گی، اور سارا حائل نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔

جیسا کہ آج دنیا اس واہمہ کو اب ایک حقیقت کے روپ میں دیکھ رہی ہے، جو دراصل نتیجہ ہے عورت کا اسلام کے خلاف بغاوت وانحراف کا، نتیجہ ہے فطری قانون سے ٹکرانے کا۔ چونکہ مسلمان عورت بھی روزمرہ کے مشاہدات میں یہ نت نئی تبدیلیاں دیکھ رہی ہے، اس لئے کڑی نگرانی کے باوجود شیطان اسے اپنے بہکاوے میں لے لیتا ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں: آج مسلمان عورتیں زمانہ کے نئے حالات سے بدل رہی ہیں، ان کے سامنے سعادت مند خواتین کا کوئی اُسوہ موجود نہیں ہے، اس لئے ان کا راہ سے ہٹنا دور از عقل نہیں، لیکن ہماری بہنیں، (دین کی روشن تعلیمات اور نبی ﷺ کی واضح ہدایات کو اپنی زندگی کا نمونہ بنائیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ دینداری، خدا ترسی، پاکیزگی، عفت اور اصلاح وتقوی کے ساتھ وہ دنیا کو کیوں کر نباہ سکتی ہیں اور دنیا وآخرت دونوں کی نیکیوں کو اپنے آنچل میں کیسے سمیٹ سکتی ہیں۔

دیباچہ ثانی سیر الصحابیات بتصرف۔

زیر نظر کتاب آج سے تقریباً چھ سال قبل شائع ہوئی تھی، اللہ کے فضل سے انتہائی کم مدت میں اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے اور ختم ہو گئے، چونکہ پہلے ہی طبع کی فوٹو کاپی لیکر اس کی اشاعت ہوتی رہی اسلئے اس میں کسی قسم کی

تبدیلی، اضافہ وترمیم کا موقعہ نہ مل سکا، اب چھ سال بعد نئی کتابت اور اضافہ کے ساتھ اشاعت ہورہی ہے، اس ایڈیشن میں بہت ساری چیزوں کا اضافہ کردیا گیا ہے، جس کی وجہ سے کتاب پہلے سے دوگنی ضخیم ہوگئی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس کتاب کو عوام وخواص اور خصوصاً خواتین کے لئے مفید عام بنائے، اور ہماری یہ کتاب **جنتی عورت** پڑھنے والی ہر مسلمان موحدہ عورت کو جنت میں داخل فرمائے، آمین۔

انصار زبیر محمدی
الجبیل
سعودیہ عربیہ
1/1/1425 ہجری
21/فروری 2004ع
0508281123 موبائیل

عورت پر مرد کی فوقیت

فطری طور پر مرد کی تخلیق وساخت عورت سے بلند تر رکھی گئی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾[1]

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس لئے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فوقیت دی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کئے۔"

علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: مرد عورت پر فائق ہے، اس کا سردار ہے، اس کا مالک اور حاکم ہے، اس کا مشرف ومربی اور استاذ ہے۔ (۲)

نیز اس معنی کی تائید نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے ہوتی ہے:

((لوكنت آمرا أحداً أن يسجد لغير الله ،لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها.....................))[3]

"اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ

---

۱ سورۃ النساء۳۴۔

۲ تفسیر ابن کثیر ۱/۴۷۰۔

۳ صحیح الجامع الصغیر ۵۲۹۵۔

وہ اپنے شوہر کا سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، کوئی عورت اپنے رب کا حق اسوقت تک نہیں ادا کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا نہ کر لے، یہاں تک کہ اس کا شوہر اسے حالت زچگی میں جماع کے لئے بلائے تو بھی انکار نہ کرے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾[4]

''پس جو عورتیں نیک ہیں، تابعدار ہیں (اپنے شوہروں کی) اور جن چیزوں کی حفاظت کا اللہ نے حکم دیا ہے، شوہر کی غیر موجودگی میں ان کی حفاظت کرتی ہیں۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: نیک عورت حقیقت میں وہی ہے جو اپنے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری پر مداومت اور ہمیشگی برتے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حق ادا کرنے کے بعد شوہر کے حق سے بڑھ کر کوئی حق نہیں رہ جاتا۔[5]

لہذا اس زمانہ کی عورتوں کو خصوصاً ماڈرن ازم کی طرف مائل مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کو جو کہ اپنی من مانی کیا کرتی ہیں، شوہروں کی

---

[4] سورۃ النساء ۳۴۔

[5] مجموع فتاوی ابن تیمیہ ۳۲/۲۷۵۔

نافرمان ہیں، بلکہ ان پر حکومت کرنا چاہتی ہیں، آزادی اور حقوق نسواں کے نام پر شتر بے مہار کی طرح اندر باہر آتی جاتی رہتی ہیں انہیں اس دن سے آگاہ اور خبردار ہو جانا چاہئے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ (یعنی قیامت کا دن)۔

نیک عورت دنیا کی بہترین دولت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّ فِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[۲]

''اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔''

محمد بن کعب القرضی فرماتے ہیں کہ: دنیا کی اصل نیکی صالح عورت ہے، اس لئے کہ یہ وہ نیکی ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اس کے شوہر کو خوش نصیب بنایا، جس کے ذریعہ بچوں کی صحیح تربیت ہوگی، جس کے ذریعہ گھر میں رونق آئے گی، اولاد صالح ہوگی، جس گھر میں ایسی عورت رہے گی وہ گھر مثالی ہوگا، وہاں سے شیریں گفتگو، عمدہ کردار اور حسن معاملہ کی کرنیں پھوٹیں گی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[۲] البقرہ (۲۰۱)

((الدنیا کلها متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة)) [7]

"دنیا ایک پونجی ہے اور دنیا کی بہترین پونجی اور دولت نیک عورت ہے۔"

صحیح بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((تنکح المرأة لأربع ، لمالها، ولحسبها، ولجمالها و لدینها فاظفر بذات الدین تربت یداك)) [8]

"عورت سے چار خصوصیات کی بناپر نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب ونسب کی وجہ سے، اس کے حسن (خوبصورتی) کی وجہ سے، اس کی دینداری کی وجہ سے۔"

توتم دینداری کو ترجیح دو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، توتم دیندار عورت اختیار کر کے کامیابی حاصل کرلو۔

ایک دوسری حدیث میں نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے:

((أربع من السعادة، المرأة الصالحة والمسکن الواسع والجار الصالح والمرکب الهنی)) [9]

---

7 صحیح مسلم کتاب الرضاع ۲۶۶۸۔

8 صحیح البخاری کتاب النکاح ۴۷۰۰

9 صحیح البخاری کتاب الطب ۵۳۱۲ ومسلم کتاب السلام ۴۱۲۸

''چار چیزیں انسان کی خوش نصیبی کی علامت ہیں: عورت، کشادہ اور بڑا مکان، اچھا پڑوسی، بہترین سواری۔
اور چار چیزیں بد نصیبی اور نحوست کی علامت ہیں: بری عورت، تنگ مکان، برا پڑوسی اور سست سواری۔''

ان احادیث کے علاوہ بہت ساری صحیح احادیث انسان کو نیک بیوی کے انتخاب کی دعوت دیتی ہیں، ساتھ ہی خواتین یعنی حوا کی بیٹیوں کو ان احادیث میں نیک بننے کی ترغیب دی گئی ہے، اس واسطے ان تحریروں کو صرف پڑھنے کی حد تک محدود نہ رکھ کر انہیں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہئے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

''علم سیکھنے سے، نیکی وشرافت نیک باز وشریف بننے سے آتی ہے اور جو شخص بھلائی تلاش کرتا ہے تو اسے بھلائی مل جاتی ہے۔''[1]

---

[1] حدیث کا پہلا ٹکرا صحیح البخاری کتاب العلم باب العلم قبل القول والعمل میں ہے، صحیح الجامع ۲۳۲۸۔

ایمان کی تباہی کے چند اسباب
(جن سے بچنا ضروری ہے)

ایمان کو تباہ و برباد کردینے والے بعض کاموں سے واقفیت از حد ضروری ہے تاکہ جنت کے سفر میں شیطان رکاوٹ کھڑی نہ کرسکے ان میں سب سے عظیم جرم شرک ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾[1]

''یقیناً شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾[2]

''یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے، اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔''

اگر کوئی شرک میں پڑ گیا تو اس کا شرک اس کی تمام عبادتوں، مثلاً نماز، روزہ، زکاۃ، اور جہاد و صدقات سب اعمال کو برباد کردیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ

---

[1] سورۃ لقمان ۱۳۔

[2] سورۃ المائدۃ ۷۲۔

نے فرمایا ہے:

﴿ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ [۱۳]

”یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو بلاشبہ آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا، اور بالیقین آپ زیاں کاروں میں سے ہو جائیں گے۔“

شرک کی بعض صورتیں ایسی ہیں جن کے ارتکاب سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے، اور اگر توبہ کئے بغیر مر جائے تو ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا، مثلاً غیر اللہ سے دعا کرنا، غیر اللہ (جن، شیطان اور قبروں) کے نام کی نذر ماننا، ان کے تقرب کے لئے جانور ذبح کرنا، جن وشیاطین قبروں اور مردوں سے خوف کھانا، اور یہ سمجھنا کہ وہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں یا مرض میں مبتلا کر سکتے ہیں، مصائب اور ضرورتوں کے وقت غیر اللہ سے امید لگائے رکھنا حالانکہ ان مصیبتوں کو دور کرنے اور ان حاجتوں کو پورا کرنے پر اللہ کے سوا کوئی دوسرا قادر نہ ہو، وغیرہ۔

عبرت ونصیحت حاصل کرنے اور مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کے لئے قبروں کی زیارت کرنی مسنون ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[۱۳] سورۃ الزمر: ۶۵

((زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ))[14]

"قبروں کی زیارت کرو کیوں کہ قبروں کی زیارت تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔"

اس حدیث میں زیارت قبور کے آداب بتائے گئے ہیں، ویسے اس موضوع پر مفصل گفتگو ہم اپنی کتاب (اسلام میں قبروں کی حیثیت) طبع ہندوسعودیہ، میں کر آئے ہیں، جس کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

قبر والوں سے دعا کرنا یا ان سے مدد مانگنا یا ان کے لئے جانور ذبح کرنا یا ان سے تبرک حاصل کرنا یا ان سے حاجت براری کرنا یا ان کے لئے نذر ماننا وغیرہ تو ایسا کرنا شرکِ اکبر ہے۔ ان قبر والوں میں سے جس کو بھی پکارا جائے اس میں کوئی فرق نہیں ہے خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا صالح شخص، یہ سب بشر تھے اور کسی نفع ونقصان کے مالک نہ تھے۔ اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات میں سے سب سے محبوب ہستی نبی رحمت محمد عربی ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے:

((قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَآءَ اللهُ))[15]

"آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے نفس کے لئے بھی کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں۔"

---

[14] صحیح مسلم کتاب الجنائز: ۱۶۳۲

[15] سورۃ یونس: ۴۹

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شرک آخر کیسے پنپتا ہے؟ وہ کون سے اسباب وعوامل ہیں جن کے ذریعہ شرک کی نمو ہوتی ہے، تو آیئے ذیل کی سطروں میں چند ایسے اسباب کا جائزہ لیتے چلیں جو شرک کی اشاعت کا سبب ہیں۔

۱۔ غیر اللہ کی قسم کھانا

عموماً لوگ قسم کے معاملے میں تساہل برتتے ہیں اور غیر اللہ کی قسمیں کھانے سے نہیں چوکتے، ایسا اس لئے ہے کہ ہمیں دین کی معلومات صحیح طور پر حاصل نہیں ہے، اور فلموں کے ذریعہ جو گندی تہذیب پھیل رہی ہے یہ اس کا بھی اثر ہے، اس لئے کہ ہندوستانی فلموں میں پیار کی قسم، سر کی قسم، بیٹے کی قسم، اولاد کی قسم، تیری قسم، اور اس قسم کی دیگر شرکیہ قسموں کی بھرمار ملے گی جو کہ انسان کو شرک میں داخل کر دیتی ہیں، اسی طرح کعبہ کی قسم کھانا، امانت کی قسم کھانا، شرف اور مرتبہ کی قسم کھانا، کسی کے تبرک کی قسم کھانا، زندگی کی قسم کھانا، یا کسی ولی یا بزرگ کے مقام ومرتبہ کی قسم کھانا، یا نبی کریم ﷺ کی قسم کھانا، باپ دادا اور ماؤں کی قسم کھانا بھی ناجائز اور سراسر حرام ہے، اسلئے کہ قسم ایک طرح کی تعظیم ہے۔ جو اللہ کے سوا کسی اور کیلئے قطعاً جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ))[16]

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔''

---

[16] سنن الترمذی کتاب النذ ور والأیمان ۱۴۵۵ وصححہ الألبانی

دوسری روایت میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ)) [17]

"جسے قسم کھانی ہو تو اسے چاہئے کہ اللہ کی قسم کھائے، یا پھر خاموش رہے۔"

اگر کسی نے اس عقیدہ کے ساتھ غیر اللہ کی قسم کھائی کہ وہ عظمت و مرتبہ میں اللہ کے برابر ہے تو یہ شرکِ اکبر ہے لیکن اگر غیر اللہ کی قسم کھاتے وقت یہ عقیدہ رکھا کہ وہ ہستی اللہ سے کم تر ہے تو یہ شرکِ اصغر ہوگا۔ بلانیت وارادہ غیر اللہ کی قسم کے الفاظ زبان سے ادا ہو جائیں تو اس کا یہ کفارہ پڑھا جائے، جیسا کہ صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کا فرمان مروی ہے:

((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) [18]

"جس نے لات وعزی کی قسم کھائی تو اسے چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہے۔"

جن لوگوں کی زبانوں پر غیر اللہ کی قسم جاری ہے انہیں اسے ترک کرنے کیلئے اپنے نفس سے جہاد کرنا چاہئے۔ بعض لوگ اللہ تعالی کی جھوٹی قسم تو کھا لیتے ہیں مگر اپنے پیر، ولی اور بزرگ، اپنے پیار و محبت اور محبوب کی جھوٹی قسم کھانے کی ہمت اور جرات نہیں رکھتے۔

---

[17] صحیح البخاری کتاب الشہادات ۲۴۸۲ و مسلم کتاب الأیمان ۳۱۰۵۔
[18] صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن رقم ۴۴۸۲ و مسلم کتاب الأیمان ۳۱۰۷

بعض لوگوں کی زبانوں پر چند شرکیہ الفاظ رائج ہوتے ہیں، جیسے کسی انسان کا یہ کہنا، ماشاء اللہ وشئت جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں، یا اسی طرح یہ کہنا کہ: اگر اللہ اور آپ نہ ہوتے، میرے لئے تو صرف آپ ہیں پھر اللہ ہے، ایسا تو اللہ اور آپ کی برکتوں کی وجہ سے ہے، وغیرہ۔ یہ سب شرکیہ الفاظ ہیں، صحیح جملہ یہ ہے کہ اگر اللہ نے چاہا پھر فلاں نے، اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں شخص نہ ہوتا وغیرہ۔

۲۔ تعویذ گنڈہ لٹکانا

شرک کا یہ سبب بھی عورتوں میں کافی حد تک پایا جاتا ہے، حالانکہ نظر بد وغیرہ سے بچنے کیلئے تعویذ، گنڈہ، کاغذ کا پرزہ، گھونگھا، سیپ، کوڑی، کالا دھاگا، سکہ چھوٹا چاقو، ہاتھی کے دانت کی بنی کوئی چیز، چمڑا یا ہڈی وغیرہ اور پردہ لٹکانا شرک کے وسائل میں سے ہے۔ عموماً گھر کی عورتیں معمولی معمولی باتوں پر تعویذ کا سہارا لیتی ہیں، بچہ دودھ نہیں پیتا تو تعویذ باندھی جاتی ہے، ہنستا یا کھیلتا نہیں تو تعویذ باندھی جاتی ہے، حالانکہ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ یہ تعویذ آفت و مصیبت ٹالنے یا دور کرنے کے وسائل میں سے ہے تو ایسا عقیدہ رکھنا شرکِ اصغر ہے۔ لیکن اگر یہ عقیدہ ہو کہ یہ تعویذ گنڈے وغیرہ از خود مصیبت دور کردیں گے تو ایسا عقیدہ رکھنا شرکِ اکبر ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے انسان کا تعلق غیر اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ وہ اپنے اس عمل سے اللہ کی کائنات میں غیر اللہ کو تصرف پر قادر اور اس کا ساجھی دار قرار دیتا ہے۔

تعویذ کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ قرآنی آیات کی تعویذ:

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کاغذ یا کپڑے یا جلد یا سونے چاندی کی تختی پر قرآنی آیتیں لکھ کر گلے یا ہاتھ میں لٹکائی جائیں یا بازو پر باندھی جائیں تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے کسی فعل یا عمل سے اس کا ثبوت نہیں ملتا، بلکہ ایسی تعویذیں غیر قرآنی تعویذیں لٹکانے کا راستہ ہموار کرتی ہیں۔

۲۔ غیر قرآنی تعویذیں:

جن پر جنوں یا جادوگروں کے نام یا ان کے کوڈ لکھے ہوں۔ ایسی تعویذیں شرکیہ وسائل میں سے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے کسی آدمی کے گلے سے تعویذ کاٹ دیا، یا توڑ کر پھینک دیا تو یہ فعل ایک غلام آزاد کرنے جیسا ہے۔[19]

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس نے اپنے ہاتھوں میں لوہے کا کڑا لٹکا رکھا تھا۔ اس سے پوچھا یہ کیا پہن رکھا ہے؟ جواب دیا واہنہ (ایک بیماری) سے بچاؤ کے لئے لٹکایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے نکال کر پھینک دو۔ اس سے تمہاری واہنہ کی بیماری اور بڑھے گی۔ اور اگر اسے لٹکائے ہوئے مر گئے تو کبھی کامیاب نہیں ہوسکو گے۔[20]

[19]

[20] سنن ابن ماجہ کتاب الطب ۳۵۲۲

اسی طرح جھاڑ پھونک میں اگر اللہ کا کلام، اسکے اسماء وصفات، سورۃ الفاتحہ، ومعوذتین اور ماثورہ دعائیں پڑھ کر مریض پر دم کی جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔لیکن جنات اور فرشتے اور انبیاء واولیاء کا نام لیکر پڑھنا اور پھونکنا غیر اللہ کو پکارنے کے لئے دعا کرنا یہ سب شرکِ اکبر ہے۔شرعی جھاڑ پھونک کا طریقہ یہ ہے کہ ماثورہ دعائیں پڑھ کر مریض پر تھتکارا جائے۔

علم غیب کا دعویٰ کرنا

غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُل لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ﴾[21]

''کہہ دیجئے کہ آسمان والوں اور زمین والوں میں سے اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔''

اس آیت میں صراحت کر دی گئی ہے کہ علم غیب کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔لہذا یہ قطعاً ناممکن ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا علم غیب جانے۔نہ کوئی مقرب فرشتہ، نہ کوئی مرسل نبی، نہ کوئی عبادت گزار ولی اور نہ کوئی متبوع امام۔ان میں سے کسی کے پاس بھی غیب کا علم نہیں ہے۔البتہ اگر اللہ تعالیٰ کسی رسول کے پاس غیب کی کچھ خبریں وحی کے ذریعہ بھیج دے تو اسے ان کا علم ہو جاتا ہے۔جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد مرتبہ کفار ومشرکین کے مکر اور ان کی

[21] سورۃ النمل: ۶۵

سازشوں سے باخبر کیا اور آپ کو قیامت کی نشانیوں سے بھی مطلع کیا۔

ہتھیلیوں کو پڑھنا اور ہاتھوں کی لکیروں کے ذریعہ مستقبل کا حال بتانا، پانی بھرے پیالہ میں غور سے دیکھ کر یا ستاروں کی مدد سے پیشین گوئی کرنا، کہانت اور جادوگری کے ذریعہ غیب کی خبروں کا دعوی کرنا یہ تمام چیزیں سراسر جھوٹ اور مکر ہیں۔ ایسا کرنے والا کافر ہے۔

اگر دھوکہ باز جادوگر اور شعبدہ باز گم شدہ چیزوں یا بعض بیماریوں کے اسباب کے بارے میں صحیح معلومات فراہم کردیں تو یہ ان کا علم غیب نہیں ہوتا بلکہ وہ یہ معلومات جن اور شیطانوں سے حاصل کرتے ہیں۔ بعض ضعیف العقیدہ لوگ قیافہ شناسوں اور نجومیوں کے پاس جا کر ان سے اپنے مستقبل اور اپنی ہونے والی شادی اور بیوی وغیرہ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ایسا کرنا سراسر حرام ہے۔ اور علمِ غیب کا مدعی اور اس کی تصدیق کرنے والا دونوں مشرک وکافر ہیں۔

جادو اور قیافہ شناسی

یہ مرض بھی عورتوں میں کافی حد تک پایا جاتا ہے، ٹونا، ٹوٹکا تو بہت ساری عورتوں میں پایا جاتا ہے، حالانکہ جادو انسانوں کو مریض بناتا انہیں قتل کرتا اور میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔ جادو گناہ کبیرہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((اِجْتَنِبُوْا اَلسَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا: وَمَا هِيَ ؟ قَالَ

اِلاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ السِّحر..............)) ۲۲

"سات مہلک چیزوں سے بچو۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو۔"

جادو کے اندر شیطانوں سے خدمت لی جاتی ہے۔ان سے تعلق استوار کیا جاتا ہے، ان کے پسندیدہ کاموں کے ذریعہ ان کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے تا کہ وہ ان جادوگروں کی خدمت بجالائیں۔جادو میں علم غیب کا دعوی بھی پایا جاتا ہے، جو کہ سراسر کفر اور گمراہی ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ﴾ ۲۳

"انہوں نے جو کچھ بنایا وہ محض جادوگر کا تماشہ ہے اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔"

جادوگر کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے ،جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کیا تھا۔حیرت کا مقام ہے کہ آج ہمارے درمیان لوگ جادو کو بہت معمولی بات سمجھتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی تو اسے قابل فخر آرٹ اور فن شمار کیا جاتا ہے اور جادوگروں کو ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے ۔جادوگری کی محفلیں اور مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں،جس میں ہزاروں کی تعداد میں ہمت افزائی

۲۲ صحیح البخاری کتاب الوصایا ۲۵۶۰ و مسلم کتاب الأیمان ۱۲۹۔

۲۳ سورۃ طٰہٰ:۶۹

کرنے والے تماشہ بیں لوگ شریک ہوتے ہیں۔ درحقیقت عقیدہ کے باب میں یہ ایک بہت بڑا تساہل اور عظیم غفلت ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔

ایک جادوگر کا عبرت ناک انجام

جادوگر کا انجام کبھی کبھی بہت خطرناک ہوتا ہے، اس کی ساری زندگی تباہ ہو جاتی ہے، جیسا کہ آپ کو درج ذیل واقعہ میں اس کی ایک جھلک نظر آئے گی۔

ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کسی امیر کے پاس گئے تو دیکھا کہ اس کے سامنے ایک جادوگر ہاتھ میں تلوار لئے اپنا جادوئی کھیل دکھا رہا ہے اور لوگوں کو یہ تأثر دے رہا ہے کہ وہ سر تن سے جدا کر کے جوڑ سکتا ہے۔ دوسرے دن ابوذر (جندب) رضی اللہ عنہ چادر اوڑھے اور اس کے اندر تلوار چھپائے خلیفہ کے دربار میں داخل ہوئے۔ دیکھا کہ جادوگر آج بھی تلوار کے کھیل دکھا رہا ہے، لوگ اس کا کمال دیکھ کر مسحور اور سخت حیرت میں ہیں۔

ابوذر رضی اللہ عنہ اس کے قریب جا کر اچانک اپنی چادر سے تلوار نکال کر اس کی گردن قلم کر دی، اس کا سر اڑ کر دور جا پڑا، جادوگر زمین پر گر گیا اس کے بعد ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار کے ذریعہ قتل کر دیا جائے۔ پھر جادوگر کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: ((أحی نفسک أحی نفسک)) ''اپنے آپ کو زندہ کر! اپنے آپ کو زندہ کر!'' [۲۴]

[۲۴] ارکب معنا ۸۲

کہانت

عورتیں اپنے پردیسی شوہر کا حال انہیں کاہنوں سے پوچھتی ہیں، اب تو فون کی سہولت سے یہ مرض ختم ہورہا ہے، مگر ان کاہنوں سے اپنی ہونے والی شادی، اولاد اور آنے والی زندگی کے بارے میں اب بھی پوچھا جاتا ہے، کاہن کے پاس جانا کس قدر گھناؤنا جرم ہے، اس کا اندازہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے لگائیے، آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَن أتىٰ كَاهِناً فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَد كَفرَ بِمَا أُنزِلَ عَلىٰ مَحمَّد ﷺ)) [25]

''جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی باتوں کو سچ مان لیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے کفر کیا۔''

جس چیز سے ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ جادوگر، کاہن اور عراف، لوگوں کے عقائد اس طرح خراب کرتے ہیں کہ خود کو معالج کے روپ میں ظاہر کرتے ہیں اور مریض کو غیر اللہ کے نام پر بکرا ذبح کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ بکرے کا رنگ، اس کی عمر اور اس کی ساری صفات بھی بتادیتے ہیں وہ کبھی غیر اللہ کے نام پر مرغا ذبح کرنے کا حکم بھی دیتے ہیں۔ بعض دفعہ تو شرکیہ طلسمات اور شیطانی تعویذیں لکھ کر مریض کو دیتے ہیں اور اسے کبھی گلے میں لٹکانے تو کبھی اسے صندوق یا گھر کے کسی محفوظ حصہ میں رکھنے کا حکم دیتے

---

[25] مسند احمد (۱/۴۲۹) وابوداؤد کتاب الطب ۳۹۰۴ والترمذی کتاب الطہارۃ ۱۳۵

ہیں ۔بعض شعبدہ باز باکرامت ولی ہونے کا اظہار کرتے ہیں ،کبھی وہ اپنے آپ کوتلوار سے مارتے ہیں تو کبھی گاڑی کے پہیئے کے نیچے لیٹ جاتے ہیں ۔گاڑی ان کے اوپر سے گزر جاتی ہے مگران پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ان کے علاوہ اوربھی بہت سارے شعبدے ہیں جنہیں وہ اپنے ہاتھوں سے کر کے دکھاتے ہیں ، مگر حقیقی معنوں میں یہ سب شیطانی عمل اور جادو ہیں ۔ان جادوگروں کے شیاطین یہ کرتب دکھا کرلوگوں کواللہ کے ذکر سے دور رکھتے ہیں ۔

ایک واقعہ

ایک شخص نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک دن وہ کسی تھیٹر میں ''سیرک'' نامی تماشہ دیکھنے کے لئے گیا جہاں اس نے مختلف قسم کے کمالات اور کھیل دیکھے ۔وہاں اسے ایک عورت رسی پر چلتی ہوئی نظر آئی جو بعد میں اٹھکھیلیاں کرتے اور انگڑائی لیتے ہوئے رسی پر چل رہی تھی ،پھر دیوار سے اس طرح چمٹ کر چلنے لگی جیسے مچھر چمٹ کر چلتے ہیں ،لوگ بڑی حیرت سے اس کا یہ تماشہ دیکھ رہے تھے ،میں نے اس کی اس نٹ جیسی حرکات کو دیکھ کر دل میں سوچا کہ اس فن کے مظاہرہ کے لئے اس نے کافی مشق کی ہوگی ۔میں نے سوچا کہ میں گنہگار ضرور ہوں ،لیکن ایک موحد ہوں ،مگر حیران تھا کہ میں اس وقت کیا کروں؟

مجھے یاد آیا کہ جمعہ کے خطبہ میں ہماری مسجد کے خطیب نے بیان کیا تھا کہ جادوگر شیطانوں کی خدمات حاصل کرتے ہیں اور شیطانوں کا سارا مکر اور پوری قوت لاالہ الااللہ سے ختم ہو جاتی ہے ،میں کرسی سے اٹھ کر اسٹیج کے

تخت کی طرف بڑھا۔لوگ حیرت کے ساتھ تالیاں بجا رہے تھے، میرے بارے میں انہوں نے یہ گمان کیا کہ میں غلبۂ حیرت میں ایسا کر رہا ہوں جب میں چل کر جادوگرنی کے قریب اسٹیج پر پہنچ گیا تو اس پر ایک نظر ڈالی اور آیۃ الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم﴾ پڑھنا شروع کیا۔ابھی میں نے شروع کیا ہی تھا کہ عورت کی بے قراری و بے چینی ظاہر ہونے لگی۔اللہ کی قسم! میں آیۃ الکرسی مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ وہ دھڑام سے نیچے زمین پر گر پڑی، اور تڑپنے لگی، لوگ خوف زدہ ہو گئے اور گھبرا کر اسے اسپتال لے گئے، غور کیجئے توحید اور قرآن وسنت کو اختیار کرنے کا کتنا بڑا فائدہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾[26]

”یقین مانو کہ شیطانی حیلہ بالکل بودا اور سخت کمزور ہے۔“

مزید فرمایا ہے:

﴿وَ مَكَرُوا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ﴾[27]

”اور انہوں (عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن یہودیوں) نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔“

---

[26] سورۃ النساء:٧٦

[27] سورۃ آل عمران:٥٤

تصویریں سجانا، مجسمے بنانا اور یادگار قائم کرنا

عورتوں میں تصویر بازی اور فوٹو البم کا بھی کافی شوق ہوتا ہے، فوٹو اگر حسب ضرورت ہو تو شریعت میں اس کی گنجائش ہے، لیکن اگر یادگار کے لئے رکھنا مقصود ہو تو یہ شرک کے وسائل میں سے ہے نبی کریم ﷺ نے تصاویر بنانے والوں پر لعنت بھیجی ہے، اور فرمایا کہ:

((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ)) ۲۸

"قیامت کے دن انسانوں میں سخت عذاب میں مبتلا تصویر بنانے والے ہی ہوں گے۔"

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتاً فِيهِ صُورَةٌ)) ۲۹

"جس گھر میں تصویریں موجود ہوں فرشتے وہاں داخل نہیں ہوتے۔"

آپ ﷺ نے تصویروں کو مٹانے اور مجسموں کو ڈھانے کا حکم بھی صادر فرمایا تھا۔

---

۲۸ صحیح البخاری کتاب اللباس ۵۴۹۴ ومسلم کتاب اللباس والزینۃ ۳۹۴۳۔

۲۹ رواہ البخاری کتاب بدء الخلق ۲۹۸۵ ومسلم کتاب اللباس والزینۃ ۳۹۲۹۔

جنتی عورت کی دوسری پہچان

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جنتی عورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾[30]

''جو عورتیں نیک ہیں، اپنے شوہروں کی تابعدار ہیں اور جن چیزوں کی اللہ نے حفاظت کی ہے، شوہر کی غیر موجودگی میں ان کی حفاظت کرتی ہیں۔''

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: صالحات سے مراد نیک عورتیں ہیں، قانتات سے مراد وہ عورتیں ہیں، جو اپنے شوہروں کی اطاعت گزار ہیں، اور حافظات للغیب کی تشریح کرتے ہوئے علامہ سدی اور دیگر مفسرین نے کہا ہے کہ: اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں خود اپنے نفس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔[31]

ایک حدیث میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ

---

[30] سورۃ النساء ۳۴۔

[31] تفسیر ابن کثیر ۱/۴۴۷۔

لَهَا: أُدْخُلِي مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ۔)) ۳۲

''جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کرے، تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔''

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((وَنِسَاءُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْعَؤُدُ عَلَىٰ زَوْجِهَا، الَّتِي اذا غَضِبَ جَاءَتْ حَتّٰى تَضَعَ يَدَهَا فِي يَدِ زَوْجِهَا وَتَقُول: لَا أَذُوقُ غَمضاً حَتّى تَرْضَىٰ)) ۳۳

''تمہاری وہ عورتیں جنتی ہیں، جو محبت کرنے والی ہیں، زیادہ بچہ جننے والی ہیں، جو اپنے شوہروں کی طرف بار بار لوٹ کر آتی ہیں، اور جب ان کا شوہر ناراض ہو جاتا ہے تو اپنے شوہر کے پاس آتی ہیں، اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہتی ہے: اے میرے سرتاج! جب تک آپ مجھ سے راضی نہیں ہو جائیں گے، پلک نہیں جھپکاؤں گی، یعنی کسی چیز کا لطف نہیں لوں گی، ذرہ برابر آرام نہیں کروں گی۔''

۳۲۔ مسند احمد ۱۵۷۳ مسند عشرۃ المبشرین بالجنۃ، صحیح الجامع ۶۶۰

۳۳۔ سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ۲۸۷۔

((عن أبی هریرة قال:قیل للنبی ﷺ أی النساء خیر ؟قال: التی تسره اذا نظر، تطیعه اذا أمر، ولاتخالفه فی نفسها وماله بما یکره)) ۳۴

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی عورتیں بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: وہ عورت بہت بہتر اور اچھی ہے جسے اس کا شوہر دیکھ کر خوشی محسوس کرے، جو اپنے شوہر کے حکم پر چلے، اور اپنی ذات اور اس کے مال کے تعلق سے اس کی ناپسندیدہ چیزوں کو اختیار کر کے اس کی مخالفت نہ کرے۔''

مسلمان بہنو!

ان احادیث کی روشنی میں تم اپنے نفس کا محاسبہ کرو، اپنے ضمیر کو ٹٹولو اور غور کرو، سوچو اور دیکھو کہ کیا تم کائنات کے محسن اعظم محمد عربی ﷺ کی متعین کردہ خصوصیات کی حامل ہو؟ کیا تمہارے اندر نبی کریم ﷺ کا اُسوہ موجود ہے؟ کیا تم اپنے شوہر کی خدمت کے ذریعہ جنت کو تلاش کر رہی ہو؟ کیا تم اپنے شوہر کو غصہ کے وقت اپنی محبتوں کا تحفہ پیش کر کے اسے خوش کرتی ہو؟ گھریلو اختلافات کے وقت کیا تم اپنی حسین مسکراہٹوں سے شوہر کا غم ہلکا کر کے اس کا تعاون کرتی ہو؟

---

۳۴ صحیح سنن النسائی: ۳۰۳۰

ایک جنتی عورت کا تذکرہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ:

''ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبیؐ کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) آپ کے پاس آرہی ہیں، ان کے ساتھ ایک برتن ہے، جس میں سالن یا کھانا پانی ہے۔ جب وہ آجائیں تو انہیں ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری جانب سے سلام کہئے اور انہیں جنت میں ہیرے و جواہرات کے بنے ایسے مکان کی بشارت دیجئے جس میں شور وشغب اور رنج و ملال نہ ہوگا۔'' [۳۵]

اس واقعہ سے مسلمان خواتین کو یہ نصیحت ملتی ہے کہ عورت اگر دنیا میں ایک مثالی بیوی کا کردار ادا کرے، دینداری، شوہر کی خدمت گزاری، بچوں کی تعلیم و تربیت، گھر میں آنے والی عورتوں کی عزت و تکریم اور اہل خانہ کا برابر خیال کرے تو اسے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی جاتی ہے۔

شوہر کی خدمت جنت کا سبب ہے

حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میری پھوپھی نے بیان

---

۳۵ صحیح الجامع رقم ۲۹

کیا ہے کہ ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے پاس گئی، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا (تم) کون ہو؟ کیا تم شوہر والی ہو؟ تمہارا خاوند ہے؟ میں نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے لئے کیسی ہو؟ میں نے جواب دیا: اس کی اطاعت اور خدمت میں کوئی کوتاہی نہیں کرتی، سوائے اس کے کہ اس کام سے عاجز ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: خوب سوچ لو، کیوں کہ وہی تمہارے لئے جنت اور جہنم ہے۔[۳۶]

جنتی عورت کی چند علامتیں

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ جنتی عورت کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

۱۔ جو نیکی اور اچھائی کے کام میں حصہ لے اور اپنے آقا و مالک کا حق ادا کرے۔

۲۔ جو اپنے شوہر کی اس طرح فرمانبردار ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم نہ آئے۔

۳۔ جو اپنے نفس کی حفاظت کرنے والی ہو خصوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں۔

۴۔ اپنے شوہر کے مال و اولاد کی حفاظت اور دیکھ ریکھ کرنے والی ہو۔

۵۔ جو ہمیشہ اس بات کی خواہش رکھے کہ اس کا شوہر اس کی زیب و زینت اور چہرے کی چمک دمک اور مسکراہٹ دیکھ کر خوشی محسوس کرے۔

۶۔ جب اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو اسے خوش کرنے کے لئے مکمل طور پر

۳۶۔ مسند احمد ۴/ ۳۴۱۔

چاہت وکوشش کرے، اس لئے کہ وہی اس کی جنت وجہنم ہے۔
۷۔ جو ہمیشہ اس بات کی چاہت رکھے کہ اس کا شوہر جب بھی اسے طلب کرے تو اس کے لئے حاضر ہو، اور اپنے آپ کو مکمل طور پر اس کے سپرد کردے۔

جنت میں داخلہ کی چند شرطیں:

نبی کریم ﷺ نے عورت کے لئے جنت میں داخلہ کی جو شرائط بیان فرمائی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:
۱۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھنا۔
۲۔ رمضان کے روزے رکھنا۔
۳۔ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنا۔ (زنا کاری و برائی سے دور رہنا)
۴۔ شوہر کی اطاعت کرنا۔
جب یہ تمام کام وہ کرے گی تو اس سے کہا جائے گا کہ تو جنت میں اس کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جا۔

نیک وفرمانبردار بیوی کا ایک سبق آموز واقعہ

ہیثم بن عدی الطائی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے مجالد نے شعبی کے حوالہ سے بیان کیا، شعبی کہتے ہیں کہ: مجھ سے شریح نے بیان کیا کہ اے شعبی! تم بنوتمیم کی عورتوں سے شادی کرو، کیوں کہ میں نے انہیں زیادہ عقل

اور سوجھ بوجھ والی پایا ہے۔

شعبی نے پوچھا کہ ان کی عقلمندی کی نشانی کیا ہے؟ شریح نے کہا کہ میں ایک مرتبہ دوپہر میں ایک جنازہ سے واپس آرہا تھا تو ان کے گھروں کے قریب سے گزرا، میں نے دروازہ پر ایک بڑھیا کو دیکھا اور اس کی پہلو میں ایک لڑکی کو جو انتہائی حسین وجمیل اور خوبصورت تھی، چنانچہ میں وہاں چلا گیا اور اس سے پانی طلب کیا، حالانکہ مجھے پیاس نہیں لگی تھی۔

اس نے پوچھا کون سا مشروب آپ کو پسند ہے؟

میں نے کہا! جو آپ آسانی سے پلا سکیں۔

اس بڑھیا نے اس سے کہا، اے لڑکی! اسے دودھ دے دو، اسلئے کہ میرے خیال میں یہ پردیسی ہے۔

میں نے اس بڑھیا سے پوچھا کہ یہ لڑکی کون ہے؟

اس نے کہا: زینب بنت جریر جو حنظلہ کی عورتوں میں سے ایک ہے۔

میں نے پوچھا، شادی شدہ ہے یا کنواری؟

اس نے کہا: ابھی تک تو غیر شادی شدہ ہے۔

میں نے کہا! اسے میرے نکاح میں دید یجئے۔

اس نے کہا! کفو کی شرط پر (اگر تم اس کے کفو ہو تو شادی ہو سکتی ہے)

میں اس کی بات سن کر گھر چلا گیا، اور قیلولہ (دوپہر کے کھانے کے بعد کا آرام) کے لئے لیٹ گیا، مگر قیلولہ نہ کر سکا، جب نماز سے فارغ ہوا تو اپنے گھر کے

معتبر قراء ، اسود، مسیّب اور موسیٰ بن عرفطہ کو ساتھ لیا، اور اس عورت کے گھر گھر جا کر اس کے چچا سے ملاقات کی، انہوں نے آنے کا مقصد دریافت کیا؟
میں نے کہا! زینب جو آپ کی بھتیجی ہے، اسے میرے نکاح میں دے دیجئے۔
انہوں نے جواب دیا: وہ بھی تم سے اعراض نہیں کرتی، (تمہیں چاہتی ہے) پھر انہوں نے اسے میری زوجیت میں دے دیا، چنانچہ جب وہ میرے عقد میں آ گئی تو میں پشیمان ہوا اور جی میں کہا! میں بنوتمیم کی عورتوں کے ساتھ کیا کروں؟ پھر مجھ سے ان کی سخت دلی کا بھی ذکر کیا گیا اور میں نے اسے طلاق دینے کا ارادہ کر لیا، پھر سوچا کہ نہیں، پہلے اسے اپنے پاس بلا لوں، اگر میری مرضی پر چلے گی تو ٹھیک ہے ورنہ طلاق دے دوں گا۔
اے شعبی! کاش تم اس وقت میرے پاس ہوتے جب بنوتمیم کی عورتیں اسے ہدیئے دے رہی تھیں، پھر اسے میرے کمرے میں بھیج دیا گیا۔
میں نے کہا سنت تو یہ ہے کہ عورت کے پاس اس کا شوہر جائے تو پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے شر سے پناہ مانگے اور اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرے۔
چنانچہ میں نے نماز پڑھی اور سلام پھر کر دیکھا تو وہ میرے پیچھے نماز پڑھ رہی تھی، جب میں نے نماز مکمل کر لی تو اس کی پڑوسن عورتیں میرے پاس آئیں اور میرے پہنے ہوئے کپڑے کو لے کر مجھے زرد رنگ کی چادر پہنا دیں۔
جب گھر خالی ہو گیا تو میں اس کے قریب آیا اور اس کے جسم کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس نے کہا! اے ابوامیہ: صبر وضبط اور اطمینان سے، اس کے بعد

گویا ہوئی:

(الحمد لله أحمده وأستعينه وأصلي علىٰ محمد وآله،اني امرأة غريبة ،لاعلم لي بأخلاقك فبين لي ماتحب فآتيه ....)

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں،میں اس کی تعریف اور حمد وثنا بیان کرتی ہوں اور اسی سے مدد چاہتی ہوں،اور محمد ﷺ اور آپ کے آل واولاد پر درود بھیجتی ہوں،بیشک میں ایک اجنبی عورت ہوں، مجھے آپ کے اخلاق وعادت واطوار کا ذرہ برابر علم نہیں،براہ کرم اپنی محبوب وپسندیدہ چیزوں سے مجھے باخبر کیجئے،تاکہ اسے انجام دوں اور اپنی ناپسندیدہ چیزوں سے بھی واقف کرائیے تاکہ ان سے باز رہوں۔''

نیز کہا! آپ اپنی قوم میں بھی شادی کر چکے ہیں اور میری قوم میں بھی،لیکن ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے،کرنا وہی جو اللہ کا حکم ہے،یعنی بھلائی کے ساتھ زوجیت میں باقی رکھنا یا احسان کے ساتھ جدا کر دینا۔﴿أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم﴾ میں یہ باتیں کہہ کر اللہ تعالیٰ سے آپ کی اور اپنی مغفرت کی دعا کرتی ہوں۔

شریح کہتے ہیں کہ اے شعبی !اس وقت مجھے بھی خطبہ کی حاجت کا احساس ہوا،میں نے کہا:﴿الحمد لله أحمده وأستعينه وأصلي على النبي

وآلہ وسلم ،وبعدفانک قلت کلاماً

پس یقیناً تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر تم اس پر ثابت قدم رہو تو اس سے تمہارا فائدہ ہوگا، اور اگر اسے چھوڑ دو گی تو تمہارے خلاف حجت اور دلیل ہوگی، میں فلاں چیز کو پسند کرتا ہوں اور فلاں کو ناپسند، اور ہم دونوں ایک ہیں، مجھ سے جدا نہ ہونا، اچھائی کو پھیلاؤ، برائی کو چھپاؤ (مٹاؤ)۔

اس نے پھر کہا: ایک چیز جس کا ذکر میں آپ سے نہ کر سکی وہ یہ کہ آپ کی محبت گھر کے زائرین (ساس وغیرہ) کے لئے کیسی ہے؟

میں نے کہا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میری سسرال کے لوگ مجھے اکتاہٹ میں ڈال دیں۔

اس نے کہا: پڑوسیوں میں سے آپ کو کون پسند ہے، جسے میں آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دوں اور کون پڑوسی آپ کو ناپسند ہے جسے میں بھی ناپسند کروں؟ میں نے کہا! بنو فلاں اچھے ہیں اور فلاں لوگ برے ہیں۔

شریح کہتے ہیں کہ اے شعبی! میرے ساتھ وہ دو سال تک رہی میں نے اس کے ساتھ بہترین راتیں اور سہانے ایام گزارے، میں نے اس کے اندر خلوص و محبت کے سوا کچھ نہیں پایا۔

پھر جب سال کا آخری دن آیا اور میں مجلس قضا سے واپس آیا تو دیکھتا ہوں کہ گھر میں ایک بڑھیا تعلیم دے رہی ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں ہے، جو آپ کی خوش دامن (ساس) ہے، پس جب

میں بیٹھ گیا تو بڑھیا نے آ کر سلام کیا۔
میں نے بھی وعلیکم السلام کہا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟
اس نے جواب دیا: میں فلاں (آپ کی بیوی کی ماں) آپ کی ساس ہوں۔
میں کہا: اللہ آپ کو اپنا قریبی بنائے، آپ کو جنت سے قریب کر دے۔
اس نے پوچھا آپ نے اپنی بیوی کو کیسی پایا؟
میں نے جواب دیا: بہت ہی اچھی اور بھلی بیوی ہے۔
پھر اس نے کہا: اے ابوامیہ! عورت صرف دو حالتوں میں بری یا خراب معلوم ہوتی ہے۔

۱۔ جب بچہ پیدا ہو جائے۔
۲۔ یا جب شوہر کی طرف سے خوب اعزاز و اکرام ہونے لگے۔

اگر تمہیں کسی طرح کا شبہ ہو تو کوڑا اٹھا لینا، واللہ لوگ اپنے گھروں میں فاحشہ عورت سے بری کوئی چیز نہیں رکھتے۔
میں نے کہا! اللہ کی قسم: آپ نے تو اسے بہترین ادب اور عمدہ طریقہ سکھایا ہے۔
اس نے کہا! کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری سسرال کے لوگ تمہاری زیارت کریں؟
میں نے کہا! جب چاہیں۔ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے۔
شریح کہتے ہیں کہ پھر وہ میرے پاس ہر سال آتی اور مجھے کارآمد نصیحتیں اور وصیت کرتی۔

میرے ساتھ وہ بیس برس تک تھی، اور میں اس سے ہمیشہ خوش تھا، سوائے ایک مرتبہ کے اور اس وقت میں اس کے لئے ظالم ہو گیا تھا۔ ایک مرتبہ فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد مؤذن اقامت کہنے لگا، میں محلہ کی مسجد کا امام تھا، اچانک گھر میں ایک سانپ رینگتا نظر آیا، میں نے اسے ایک برتن سے ڈھانک دیا، پھر کہا: اے زینب! تم حرکت مت کرو، مجھے آنے دو، پھر جب میں نماز پڑھ کر واپس آیا تو سانپ نے اسے ڈس لیا تھا۔ میں نے اس پر الحمد اور معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم کیا، چونکہ میں کہہ چکا تھا کہ میرے آنے تک حرکت نہ کرنا، اس لئے سانپ اس کی طرف آیا اور اسے ڈس لیا، مگر اس نے میری بات ٹالنا گوارہ نہ کیا، اس نے کس قدر وفاداری نبھائی، اس نے اپنے شوہر کی کتنی زیادہ اطاعت کا ثبوت دیا، حالانکہ ایسے وقت میں یہ کہہ کر میں نے اس پر ظلم کیا ہے۔ طبائع النساء لابن عبدربہ الأندلسی ۴۴۔۴۶۔

جن اُمور سے مسلمان بہنوں کو بچنا چاہیئے

ذیل میں چند ایسے کاموں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن سے ہر مسلمان عورت کو دور رہنا چاہیئے، اس لئے کہ یہ چیزیں اسے جنت میں داخل ہونے سے روکنے والی ہیں۔

۱۔ شوہر کی نافرمانی:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں عید کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں حاضر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے، اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے اللہ کا خوف، تقویٰ اور اللہ کی اطاعت کی تلقین فرمائی، لوگوں کو نصیحتیں کی، اور انہیں بھلائی کے کام یاد دلائے، پھر اٹھے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے، انہیں بھی نصیحت کی اور بھلائی کے کام یاد دلائے۔

پھر فرمایا: اے عورتو! تم زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات اور توبہ واستغفار کرو، کیوں کی جہنم کا زیادہ تر ایندھن عورتیں ہوں گی، تب ایک عورت کھڑی ہوئی، جو عورتوں کے بیچ میں بیٹھی ہوئی تھی، اس کے رخسار کی رنگت بدلی ہوئی اور سیاہ تھی، اس نے کہا! اے اللہ کے رسول ﷺ ایسا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لئے کہ تم شکایت بہت کرتی ہو۔ تب عورتوں نے اپنے زیور اتار اتار کر صدقہ کرنا شروع کر دیا، اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ [۳۷]

۲۔ شوہر کی ناراضگی:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **((ثلاثة لاتجاوز صلاتهم آذانهم، العبد الآبق حتى يرجع، وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط، وامام قوم وهم له كارهون))** [۳۸]

---

۳۷ صحیح مسلم کتاب الایمان ۱۱۴۔

۳۸ صحیح سنن الترمذی کتاب الصلاۃ ۲۹۵ وصحیح الجامع ۳۰۵۷۔

تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی:

۱۔ بھگوڑا غلام: وہ غلام جو اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے، جب تک واپس نہیں آتا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

۲۔ وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہوکر رات گزارے۔

۳۔ قوم کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

۴۔ شوہر کو تکلیف دینا:

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لاتؤذی امرأۃ زوجها فی الدنیاء الا قالت زوجته من الحور العین، لا تؤذیه قاتلك الله فانما هو عندك دخیل، یوشك أن یفارقك الینا))[۳۹]

کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف نہ دے، اس لئے کہ جب بھی کوئی عورت اپنے شوہر کو اس دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو حورعین میں سے اس کی بیوی کہتی ہے! اللہ تجھے ہلاک کرے، اسے تکلیف نہ دے۔ کہ وہ تیرا مہمان ہے، جلد ہی وہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آئے گا، (یعنی جنت میں)۔

اس حدیث میں شوہر کو ستانے اور اسے تکلیف دینے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے، اس لئے کہ وہ عورت کے پاس مہمان کی حیثیت سے ہے، نیز اس کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے، اور جنت میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں

---

۳۹ سنن الترمذی کتاب الرضاع ۱۰۹۴، صحیح الجامع ۷۱۹۲۔

دنیا میں اپنے شوہر کو ناراض کرنے والی عورت کے لئے بددعا کرتی ہیں۔

۴۔ شوہر کی ناشکری:

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکرگزار نہ ہو، حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں ہوسکتی۔[۴۰]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جہنم کا مشاہدہ کیا تو آج کی طرح کبھی ایسا (دل دہلانے والا) منظر نہیں دیکھا تھا، میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں ہی کو دیکھا ہے۔ لوگوں نے سوال کیا، یارسول اللہ! عورتوں کے بہ کثرت جہنمی ہونے کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے کفر (نافرمانی) کی وجہ سے، پوچھا گیا، کیا وہ اللہ کی نافرمانی کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اپنے شوہر کی نافرمانی و ناشکری کی وجہ سے کثرت سے جہنم میں ہیں، اگر تم میں سے کوئی ان پر ہمیشہ نرمی اور احسان کا سلوک کرے اور پھر تمہاری جانب سے معمولی نقص یا کمی ہو جائے تو وہ کہہ دیتی ہے کہ میں نے آپ سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔ (جب سے اس چوکھٹ پر قدم رکھا ہے تکلیف میں ہوں)[۴۱]

---

[۴۰] أخرجه النسائی، وصححه الألبانی فی سلسلة الأحادیث الصحیحة رقم ۲۸۹۔

[۴۱] صحیح مسلم کتاب الکسوف ۱۵۱۲۔

۵۔ بلا وجہ طلاق طلب کرنا:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أيُّمَا امْرأة سَألت زوجها الطَّلاق مِنْ غَيْرِ بأس فَحرامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)) [۴۲]

"جو عورت اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق طلب کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔"

افسوس کہ آج بڑے گھرانوں میں طلاق طلب کرنا ایک فیشن بن گیا ہے، شادی کے بعد اگر لڑکا پسند نہیں آیا تو مال و دولت اور دنیاوی جاہ و عیش و عشرت کے نشہ میں فوراً طلاق کا مطالبہ کر بیٹھتے ہیں، اس لئے کہ انہیں اپنی ناک اونچی کرنی رہتی ہے، حالانکہ اس سے ایک طرف وہ اپنی بیٹی کے مستقبل سے کھلواڑ کرتے ہیں تو دوسری طرف اپنے اوپر جنت کی خوشبو حرام کر رہے ہیں، اور ساتھ ہی سماج کے فساد اور بگاڑ کا سبب بھی بنتے جا رہے ہیں، مگر افسوس کہ کوئی ان کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں، انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے، اور انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ بلا وجہ طلاق طلب کرنا، خواہ لڑکی طلب کرے یا اس کے والدین دونوں صورتوں میں سنگین جرم اور فعل حرام ہے۔

جن کے آنگن میں امیری کا شجر لگتا ہے ان کا ہر عیب زمانے کو ہنر لگتا ہے۔

---

[۴۲] سنن الترمذی کتاب الطلاق واللعان ۱۱۰۸۔ صحیح الجامع ۲۷۰۶

اللہ کی نافرمانی میں شوہر کی اطاعت کا مسئلہ

قارئین کرام! مذکورہ احادیث میں ایک خاتون کو بیوی کی حیثیت سے شوہر کی اطاعت کی حد درجہ تاکید کی گئی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں ہے کہ شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کے آگے اللہ عزوجل کی اطاعت کو پس پشت ڈال دیا جائے، اس لئے کہ ایک حدیث میں نبی الہدیٰ والرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق)) [۴۳]

"اللہ کی نافرمانی کر کے کسی بندے کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔

یہاں ان عورتوں کے لئے غور کرنے اور سوچنے کا مقام ہے کہ جو تھوڑا بہت پڑھ کر اپنے آپ کو عالمات الدہر اور ہر چیز سے بلند وبرتر سمجھنے لگتی ہیں، اور اپنے شوہر کا حکم سن کر کہتی ہیں، یہ واجب نہیں ہے، ایسا کرنا جائز نہیں ہے، اس کام کا کوئی فائدہ نہیں ہے، وغیرہ، اور ایسا کرنے سے ان کا مقصد شوہر کے حکم کو ٹالنا رہتا ہے۔ ایسی عورتیں قیامت کے دن جھوٹے اور دغا باز و نافرمان لوگوں کے ساتھ ہوں گی، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ وُجُوهُهُم

---

۴۳ رواہ احمد ۱۰۴۱ والحاکم، صحیح الجامع ۷۵۲۰، والصحیحۃ: ۱۷۹۔

مُسْوَدَّةٌ﴾ [۴۴]

''جو لوگ اللہ پر جھوٹا الزام باندھتے ہیں، قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔''

امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: بلاشبہ حلال وحرام کے معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولنا صریح کفر ہے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں (جو کہ اس کے پاس حاضر ہو) اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔'' [۴۵]

اس لئے کہ شوہر کی موجودگی میں عورت کا نفلی روزہ شوہر کو فتنہ میں ڈال سکتا ہے، نیز عورت سے فائدہ اٹھانے میں شوہر کے لئے یہ روزہ ایک رکاوٹ بن سکتا ہے، البتہ فرض روزے رکھے جائیں گے، اس لئے کہ فرض روزہ اللہ کا حق ہے اور اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم ہے۔

---

[۴۴] الزمر ۶۰۔

[۴۵] صحیح البخاری کتاب النکاح ۴۷۹۳۔

شوہر کو فائدہ اٹھانے سے روکنا

عورت کی تخلیق ہی مرد کے لئے ہوئی ہے، عورت کا وجود مرد کی تسکین وراحت کا سامان ہے، شادی اسی مقدس رشتے کا نام ہے کہ عورت ایک بیوی کی حیثیت سے اپنے شوہر کو خوشیاں فراہم کرے، دن بھر کا تھکا ماندہ شوہر جب شام کو گھر میں داخل ہو تو بیوی کی حسین مسکراہٹیں، گھر کی حسن ترتیب۔ بچوں کی صحیح نگہ داشت، بہترین ولذیذ کھانا، اس کی تھکان کو ختم کردے، شادی کے بعد عورت کا جسم، اس کے جسم کا ہر ہر عضو مرد کی لطف اندوزی اور تمتع کے لئے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[46]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان سے آرام پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

مگر اس کے باوجود اگر کوئی عورت اپنے حسن کے غرور میں چور ہو کر، اپنے باپ دادا کے مال ودولت پر اترا اور فخر کر کے اپنے شوہر کو انگلی کے

---

[46] الروم ۲۱۔

اشارے پر چلانا چاہتی ہو، یہاں تک کہ شوہر کو اپنے جسم اور اس سے تلذذ سے دور رکھنا چاہے تو ایسی عورت کائنات کی بدترین اور ملعون عورت ہے، جیسا کہ اس حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذا دعا الرجلُ امرأته الیٰ فراشه فأبت ،فبات غضبان علیها،لعنتها علیها الملائکة حتیٰ تصبح)) [47]

''جب کوئی مرد اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے ،اور وہ عورت انکار کردے، پھر شوہر غصہ ہوکر اسی حالت میں رات گزارے، تو ایسی عورت پر اللہ کے فرشتے صبح ہونے تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔''

طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو مزید تاکید آئی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوجَتَه لِحَاجَتِهِ فَتَاتِه،وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّورِ)) [48]

''جب شوہر اپنی ضرورت کی خاطر بیوی کو طلب کرے تو اسے

---

[47] صحیح مسلم کتاب النکاح ۲۵۹۴۔

[48] سنن الترمذی کتاب الرضاع ۱۰۸۰،صحیح الجامع ۵۳۴۔

ہر حال میں اس کے پاس آ جانا چاہیئے ،خواہ وہ تنور (چولھے) پر کیوں نہ بیٹھی ہو۔

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جو شخص بھی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے تو آسمان والا (اللہ تعالیٰ) اس سے اس وقت تک ناراض رہتا ہے ،جب تک وہ عورت اپنے شوہر کو راضی نہ کر لے۔ [۴۹]

راز کی باتوں کو ظاہر کرنا

یہ مرض بھی بڑا خطرناک ہے،اس سے بچنا چاہیئے ،جیسا کہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول رحمت ﷺ نے فرمایا: شاید شوہر اپنی بیوی کے ساتھ جو کچھ کرتا ہے، اسے لوگوں کو بتا دیتا ہے،اور بیوی اپنے شوہر کے ساتھ جو کچھ کرتی ہے اسے ظاہر کر دیتی ہے؟ یہ سن لوگ خاموش رہے، کسی نے کوئی جواب نہ دیا،تو میں نے کہا: اللہ کی قسم لوگ ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:تم ہرگز ایسا نہ کرو، کیوں کہ یہ ایک شیطانی حرکت ہے،شیطان اپنی شیطان بیوی سے راستہ میں ملاقات کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہمبستری کرنے لگتا ہے اور لوگ دیکھتے رہتے ہیں۔ [۵۰]

---

[۴۹] صحیح البخاری کتاب النکاح ۱۰/۲۹۴ و مسلم کتاب النکاح ۱۰/۱۲۔

[۵۰] رواہ أحمد وصححہ الألبانی بشواہدہ فی آداب الزفاف ص۱۴۴۔

شوہر کے علاہ کسی دوسرے کے گھر میں کپڑے اتارنا

اُم سلمہ رضی اللہ سے عنہا روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أیما امرأ ۃ نزعت ثیابھا فی غیر بیتھا خرق اللہ عزوجل عنھا سترہ)) [۵۱]

''جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر میں اپنے کپڑے اتارے، تو اللہ تعالیٰ ایسی عورت کا پردۂ حیا چاک کر دیتا ہے۔''

اس لئے کہ وہ ایک بے حیا، بے غیرت، فاحشہ اور بدکار عورت ہے، جو غیر مردوں کی طرف مائل ہو اور اپنے شوہر کی امانت میں خیانت کرے، (مراد زانیہ عورت ہے)۔

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر میں کسی کو داخلہ دینا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا یَحِلُّ لامْرأ ۃٍ أن تَصُومَ وَ زَوْجُھَا شَاھِدٌ اِلا بِـاِذْنِـهِ، أو تَأذَنَ فِی بَیْتِهِ اِلا بِاِذْنِهِ وَ مَا أنْفَقَتْ مِنْ

---

[۵۱] رواہ احمد مسند الأنصار ۲۵۳۵۷، صحیح الجامع ۲۷۰۸، صحیح الترغیب والترہیب (۱۶۴۔۱۶۶)

نَفَقَةٍ مِنْ غَیرِ اَمْرِہٖ ، فَاِنَّہٗ یُؤَدّٰی اِلَیہِ شَطْرَہٗ)) ۵۲

''کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے، یا اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں کسی کو داخل ہونے دے اور شوہر کی اجازت کے بغیر وہ جو کچھ خرچ کرے گی اس کا آدھا ثواب شوہر کو دیا جائے گا۔''

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلنا

عورت کا تاج محل اس کا گھر ہے، اس کا شیس محل اس کا وہ مکان ہے جس میں وہ زندگی بسر کرتی ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ﴾ ۵۳

اور تم اپنے گھروں میں سکونت پذیر رہو۔

علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: انہیں اپنے گھروں میں مقیم رہنا چاہیے، اس لئے کہ جب شوہر اپنی بیوی کی اطاعت سے خوش ہوتا ہے، تو بیوی کو بھی شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ ۵۴

---

۵۲ الارواء ۲۰۰۴) صحیح الترغیب والترھیب (۹۳۱) صحیح الجامع ۷۶۴۸ واصلہ فی البخاری)

۵۳ سورۃ الأحزاب ۳۳

۵۴ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۷۶۸۔

لیکن افسوس کہ آج یہ مرض بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے کہ عورتیں اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر بازار چلی جاتی ہیں، رنگ برنگ کے کپڑے اور زرق برق لباس خود ہی مول بھاؤ کر کے نامحرم (بزاز) سے خرید کر لاتی ہیں، اور بعض دفعہ بڑے فخر یہ انداز میں شوہر اور اہل خانہ سے اپنے حسن انتخاب کی داد چاہتی ہیں، آج عورتیں دوا لانے کے بہانے شہر کا نظارہ کرتی ہیں، اس لئے ایسی تمام عورتوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے۔

آج یہ مرض بھی عام ہے کہ گاؤں یا محلّہ کے قریبی مکانات میں جانے کے لئے نقاب اور پردہ کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا ہے، دراصل یہ تمام چیزیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالف ہیں، زندگی میں دین سے دوری اور دلوں میں اللہ کا خوف کم ہو جانے کی علامتیں ہیں۔ ہم اللہ سے تقویٰ اور ہدایت کا سوال کرتے ہیں۔

اسلام سے خارج کر دینے والی چیزوں سے بچنا

ہر وقت ہر مسلمان اور جنت کی راہی عورت کو یہ فکر لاحق رہے کہ کہیں وہ جنت کی راہ سے ہٹ تو نہیں رہی ہے، اس لئے کہ بعض اعمال ایسے ہیں جن کے ارتکاب سے اسلام کا خاتمہ اور کفر کا آغاز ہو جاتا ہے، اس واسطے ہم یہاں اسلام سے خارج کر دینے والی چند چیزوں کا ذکر کر رہے ہیں تا کہ ہماری مسلمان بہنوں کا جنت کا سفر بہ آسانی طے ہو سکے۔

ا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔

۲۔ جو شخص اپنے اور اللہ تعالی کے درمیان واسطے بنائے، ان کو پکارے، ان سے شفاعت طلب کرے، ان سے دعا کرائے، اور ان ہی پر توکل کرے تو اس نے متفقہ طور پر کفر کیا۔

۳۔ جو مشرکین کو کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے، یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے تو اس نے کفر کیا، لہٰذا ہر وہ شخص جو اسلام کو اپنا دین نہ مانے وہ کافر ہے، خواہ وہ نصرانی ہو یا یہودی یا بدھسٹ یا ان کے علاوہ کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو خواہ وہ قریب ہو یا دور، دورِ حاضر میں موجود ہو یا ماضی میں گذر چکا ہو۔

۴۔ جو شخص اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ کو ہدایت کا ذریعہ سمجھے، یا کسی دوسرے حکم کو آپ ﷺ کے حکم سے بہتر سمجھے، جیسا کہ بعض لوگ طاغوت کے حکم کو اللہ کے حکم پر مقدم رکھتے ہیں، تو ایسا شخص کافر ہے۔ یا اسی طرح غیر شرعی اور وضعی (انسانوں کے بنائے ہوئے) قوانین کو مقدم کرنا، انہیں صحیح اور نجات دہندہ سمجھ کر ان کے مطابق فیصلہ صادر کرنا، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ اسلام اس صدی کے لئے موزوں نہیں ہے، اسلامی قوانین کو ہی مسلمانوں کی پستی وتنزلی کا سبب سمجھنا، اسلام اور اسلامی قوانین کو صرف مسجد کی چہار دیواری تک محدود رکھنا اور اسے زندگی کے دوسرے میدان سے باہر سمجھنا، یا اسی طرح احکامِ الٰہی کے نفاذ میں چور کا ہاتھ کاٹنے، شادی شدہ زنا کار کو رجم کرنے، اور دوسری اسلامی سزاؤں کو یہ کہہ کر ٹھکرا دینا کہ یہ اس دور

سے میل نہیں کھاتیں، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ معاملات اور سزاؤں میں اللہ کی شریعت کے بغیر (یعنی قانونِ وضعی کے مطابق) فیصلہ کرنا بھی درست ہے، یا شریعت کے بغیر فیصلہ افضل ہے، اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنا اور حلال کو حرام سمجھنا، یہ سب ایسے عقائد وافکار ہیں جن سے انسان کافر ہو جاتا ہے، اور ایسے شخص کے کفر پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

۵۔ جو شخص نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے کسی بھی حصہ سے بغض رکھے یا اسے ناپسند کرے، اگر چہ اس پر عمل کرتا ہو تو اس نے کفر کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾[۵۵]

''یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ شریعت سے ناخوش ہوئے، پس اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دئے۔''

۶۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کے کسی بھی حصہ کا مذاق اڑائے تو اس نے کفر کیا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾[۵۶]

---

[۵۵] سورۃ محمد: ۹

[۵۶] سورۃ التوبۃ: ۶۵۔۶۶

"آپ کہہ دیجئے کہ کیا تمہاری ہنسی اور دل لگی ، اللہ ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ ہی ہوتی ہے؟ بہانے نہ بناؤ تم فی الواقع ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔"

۷۔ جادو کرنا، کرانا، سیکھنا اور سکھانا۔ اس کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان جدائی اور نفرت پیدا کرنا یا ان کے درمیان جادو کی مدد سے محبت والفت پیدا کرنا، جو شخص ان چیزوں کو مانے، جادو کرے یا کرائے یا اسے پھیلائے تو وہ کافر ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ ۵۷

"وہ دونوں (ہاروت ماروت) بھی کسی کو اس وقت تک جادو نہیں سکھاتے تھے، جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں لہذا تو کفر نہ کر۔"

۸۔ مسلمانوں کے مقابلہ میں مشرکین کی مدد کرنا، ان کا ساتھ دینا، ان کی مدد کرنا وغیرہ یہ وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے ایک مسلمان کافر ہو جاتا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ ۵۸

---

۵۷ سورۃ البقرہ: ۱۰۲
۵۸ سورۃ المائدۃ: ۵۱

''اور تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی رکھے گا، وہ بیشک انہیں میں سے ہے، بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہرگز راہِ راست نہیں دکھاتا۔''

۹۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بعض لوگوں کے لئے شریعت محمدی سے خروج اختیار کرنا (باہر نکل جانا) جائز ہے، جس طرح خضر علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے دائرہ سے باہر تھے، یا جس طرح بعض صوفیاء یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان پر سے شرعی احکام ساقط ہو جاتے ہیں، انہیں عمل کی ضرورت نہیں، تو ایسا شخص کافر ہے۔ جیسا کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾[۵۹]

''جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔''

۱۰۔ اللہ کے دین سے اعراض کرنا یعنی منہ موڑنا اور اسے سیکھنے نیز اس پر عمل کرنے سے پیچھا چھڑانا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ﴾[۶۰]

---

[۵۹] سورۃ آل عمران:۸۵

[۶۰] سورۃ السجدہ:۲۲

"اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیتیں سنائی جائیں، پھر بھی ان سے اس نے منہ پھیر لیا، (یقین مانو) کہ ہم بھی گنہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔"

نماز کی پابندی ضروری ہے

اسلام سے خارج کر دینے والے ان چند کاموں کا مختصراً تذکرہ تھا، چونکہ مسلمان عورت کا ایک قیمتی زیور اور جوہری ہتھیار اس کی نماز ہے، ترک صلاۃ ایک عظیم جرم، گھناؤنا مرض اور بہت بڑی آفت ہے، بے نمازی شیطان کے معاون، رحمان کے دشمن، مومنوں کے حریف اور کافروں کے بھائی ہیں۔ ان کا حشر فرعون وہامان کے ساتھ ہوگا، اور وہ ان ہی کے ساتھ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ أوالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))[61]

"آدمی اور کفر یا شرک کے درمیان حدِ فاصل نماز ہی ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں عبداللہ بن شقیق العقیلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

((كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ))[62]

[61] صحیح مسلم کتاب الایمان ۱۱۶

[62] سنن الترمذی کتاب الایمان ۲۵۴۶ والحاکم وصححاہ

''نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام اعمال میں نماز کے سوا کسی دوسرے کام کو صریح کفر نہیں سمجھتے تھے۔''

اس حدیث کی روشنی میں بے نمازی پر کفر کا حکم لگانے کے بعد اس پر مرتد کے احکام نافذ ہوں گے، اور بے نمازی سے شادی کرنا جائز نہ ہوگا۔ اگر نکاح ہوگیا اور وہ بے نمازی ہے تو یہ نکاح باطل ہو جائے گا۔ اگر نکاح ہو جانے کے بعد بے نمازی ہوگیا تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا، اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔ اگر وہ جانور ذبح کرے تو اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔ بے نمازی مکہ مکرمہ میں بھی داخل نہیں ہوسکتا، اس کے کسی قریبی رشتہ دار کی موت پر اسے وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا، بے نمازی اگر مر جائے تو اس کی جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، نہ اسے غسل دیا جائے گا، نہ تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ قیامت کے دن اس کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا۔ وہ جنت میں نہیں داخل ہوسکتا، اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت نہ کریں کیوں کہ وہ کافر ہو کر مرا ہے، بے نمازی کی موت کے وقت اس کا حال تو اور بھی زیادہ بدترین اور حیران کن ہے۔

☆☆☆☆☆

ایک بے نمازی کی موت کا آنکھوں دیکھا حال

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ: ایک گنہگار شخص کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے آس پاس کے لوگوں کو گھبراہٹ محسوس ہوئی، اسے کلمہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا چاہا، مگر وہ برابر آنسو صاف کرتا رہا، جب اس پر نزع کا عالم طاری ہوا اور اس کی روح قبض ہونے لگی تو اس نے بلند آواز سے چیختے ہوئے کہا: میں لا الہ الا اللہ کہوں بھی تو مجھے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ کیوں کہ میں بے نمازی تھا، مجھے نہیں معلوم کہ میں نے اللہ کے واسطے ایک وقت کی بھی نماز پڑھی ہو، یہ کہہ کر اس کی سانس اکھڑ گئی اور ہچکیاں آنے لگیں، حتیٰ کہ وہ فوت ہوگیا۔ (الجواب الکافی ۹۷)۔

پابند نماز شخص کی موت کا آنکھوں دیکھا حال

عامر بن عبداللہ بن الزبیر بستر مرگ پر تھے اور زندگی کی آخری سانسیں گن رہے تھے، ان کے گھر والے ان کے پاس بیٹھ کر رو رہے تھے اور وہ موت سے نبرد آزما تھے اسی دوران انہیں مغرب کی اذان سنائی دی، ان کے حلق میں سانس کی غرغراہٹ سنائی دی اور نزع کی کیفیت میں شدت پیدا ہوگئی، تکلیف بھی بہت بڑھ گئی تھی، لیکن اذان سن کر اپنے پاس بیٹھے لوگوں سے کہنے لگے مجھے ہاتھوں سے اٹھا کر لے چلو۔ لوگوں نے پوچھا: کہاں؟ کہنے لگے: مسجد لے چلو۔ لوگوں نے کہا: آپ اس حال میں مسجد جائیں گے؟ فرمانے لگے:

سبحان اللہ! میں اذان کی آواز سنوں اور مسجد نہ جاؤں۔ میرا ہاتھ پکڑو اور مجھے مسجد لے چلو، چناں چہ انہیں دو آدمیوں کے سہارے پر مسجد لے جایا گیا، آپ مسجد جا کر جماعت میں شامل ہوئے، امام کے ساتھ ابھی ایک رکعت ادا کی تھی کہ حالت سجدہ میں ان کی روح پرواز کر گئی۔ اللہ اکبر! آپ کا انتقال حالتِ سجدہ میں ہوا۔ (نزہۃ الفضلا ۴، ۴۸۴۔

عطاء بن السائب فرماتے ہیں کہ ہم عبد الرحمٰن السلمی کی بیماری کے دوران مسجد میں عیادت کے لئے آئے۔ آپ سخت تکلیف سے دوچار تھے، نزع کا عالم طاری تھا اور روح قبض ہوا ہی چاہتی تھی ہم نے ان کی یہ حالت دیکھ کر ازراہ شفقت ان سے کہا کہ آپ گھر چل کر بستر پر لیٹتے تو کچھ آرام مل جاتا۔ انہوں نے اسی حالت میں انتہائی تکلیف برداشت کرتے ہوئے فرمایا: مجھ سے فلاں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا يَزَالُ أَحَدُكُم فِي صَلَاةٍ مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ)) [۶۳]

''تم جب تک مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتے رہو، اس وقت تک نماز کی حالت ہی میں رہتے ہو۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میری روح اسی حال میں قبض کی جائے کہ میں نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا ہوا رہوں۔''

معلوم یہ ہوا کہ نماز قائم کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرنے والے

[۶۳] صحیح البخاری کتاب الوضوء ۱۷۰ و مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ ۱۰۶۱

کا خاتمہ بھی اس کی رضا پر ہی ہوتا ہے۔

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اللہ کے آگے جھکنے والے، عاجزی کرنے والے، فرمانبردار، خشوع اختیار کرنے والے، عبادت گزار اور صالح انسان تھے۔ آہ سحر گاہی سے رات نے اور توبہ واستغفار سے دن نے ان کی شناخت کر لی تھی۔ غزوہ بنو قریظہ میں آپ زخمی ہو گئے تھے۔ چند دن آپ بیماری میں مبتلا رہے، پھر آپ کی موت واقع ہو گئی۔ جب نبی کریم ﷺ کو آپ کی وفات کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: چلو سعد کے گھر چلتے ہیں، راوی جابر بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ روانہ ہوئے، ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ چل پڑے۔ آپ اس قدر تیز رفتاری سے چل رہے تھے کہ آپ کے ساتھ چلنے میں ہمارے جوتوں کے تسمے ٹوٹ گئے اور ہماری چادریں کاندھوں سے گر پڑیں۔ صحابہ کرام نے آپ کی تیز رفتاری پر حیرت وتعجب کرتے ہوئے آپ سے اس قدر تیز چلنے کی وجہ پوچھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ ہمارے پیچھے رہ جانے سے کہیں فرشتے ہم سے پہلے وہاں پہنچ کر انہیں بھی حنظلہ بن صفوان کی طرح غسل نہ دیدیں۔ نبی کریم ﷺ جب ان کے گھر پہنچے تو ان کا انتقال ہو چکا تھا اور ان کے دوست واحباب انہیں غسل دے رہے تھے۔ ان کی والدہ رو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: (كُلُّ بَاكِيَةٍ تَكْذِبُ اِلَّا اُمَّ سَعْدٍ) سعد کی ماں کے علاوہ ہر رونے والی عورت جھوٹ موٹ میں روتی ہے۔ تجہیز وتکفین کے بعد ان کو اٹھا کر قبرستان لے جایا گیا، رسول اللہ ﷺ بھی جنازہ کے ساتھ قبرستان گئے۔ صحابہ

کرام نے فرمایا: یارسول اللہ! ہم نے اس سے ہلکی میت اس سے پہلے کبھی نہیں اٹھائی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن سے پہلے فرشتے کبھی کسی کی میت لے جانے کے لئے زمین پر اس طرح نہیں اترے تھے۔ تمہارے ساتھ فرشتوں نے بھی جنازہ کو اٹھا رکھا تھا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ سعد کی روح کی آمد پر باہم ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ سعد کی موت پر عرش بھی لرز اٹھا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا﴾ [64]

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یقیناً ان کے لئے فردوس کے باغات کی مہمانی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور کبھی انہیں چھوڑنا اور جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔"

جنت میں داخلہ کے لئے زکاۃ بھی ضروری ہے

چونکہ عورتوں میں زیور پہننے کا شوق بہت ہوتا ہے، شادی میں جس عورت کی سسرال سے جتنا زیادہ زیور آتا ہے وہ عورت اسی قدر خوش نصیب مانی جاتی ہے، شادی کے بعد بھی اگر شوہر کی مالی حالت اچھی ہے، شوہر اگر بیرون ملک کما رہا ہے تو اس کی سب سے پہلی فرمائش یہی ہوتی ہے کہ میرے لئے

[64] سورۃ الکہف: ۱۰۷

کوئی اچھا سا جھمکا، چین، چوڑی یا کنگن ضرور لائے گا، بلا شبہ زیور پہننا عورت کا حق ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب کوئی عورت اپنے زیورات کی زکاۃ نہیں دے گی تو اس کا نتیجہ بھی بڑا خطرناک ہے، ایسی عورت جنت میں نہیں جاسکتی ہے، اس لئے کہ زکاۃ نہ دینا گناہِ کبیرہ ہے۔ زکاۃ اسلام کا تیسرا عظیم رکن ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحَ مِنْ نَارٍ...... الحديث)) [۶۵]

"سونے اور چاندی کا مالک جب اس کی زکاۃ نہیں دے گا تو قیامت کے دن اس کے لئے تختیاں تیار کی جائیں گی پھر انہیں جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس سے اس کی پیشانی پہلو اور پیٹھ داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ تو انہیں گرم کر کے پھر داغا جائے گا۔ اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی جس دن کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ ہر شخص اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا اور وہ جان جائے گا کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی۔"

---

۶۵ صحیح مسلم کتاب الزکاۃ ۶۴۷ا باب اثم مانع الزکاۃ

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يطوقه يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ الآيَةَ:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾)) ٦٦

''اللہ تعالیٰ نے جسے مال دیا ہو، اور وہ اس مال کی زکاۃ ادا نہ کرے، تو اس کا مال قیامت کے دن اس کی گردن میں دو پھن والے گنجے سانپ کی شکل میں لٹکا دیا جائے گا،۔ جو اسے اس کے جبڑے کی ہڈیوں سمیت جکڑے گا اور کہے گا، میں تیرا مال اور تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور جنہیں اللہ نے اپنے فضل سے کچھ (مال) دے رکھا ہے، وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں، بلکہ وہ ان کے لئے نہایت بدتر ہے، جس مال میں انہوں نے کنجوسی کی ہے اسی کا طوق انہیں پہنایا جائے گا۔''

---

٦٦ سورۃ آل عمران: ۱۸۰، موطا امام مالک کتاب الزکاۃ ۵۳۰، مسند احمد ۱۳۹۲۰۔

عہد نبوی کی ایک وفادار اور صابرہ عورت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کون واقف نہیں ہے، ان کی لخت جگر اسماء بنت أبی بکر رضی اللہ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ مجھ سے زبیر نے شادی کی تو ان کے پاس کسی قسم کی جائداد نہ تھی (کھانے کے لئے) اور نہ خدمت کے لئے کوئی غلام تھا، صرف ایک گھوڑا تھا۔

میں ان کے گھوڑے کو دانہ پانی دیتی اور اس کی دیکھ ریکھ کرتی، فرماتی ہیں کہ میں گھوڑے کو گھاس اور چارہ دیتی، اس کے لئے کھجور کی گٹھلیاں کوٹ کوٹ کر چارہ میں ملاتی، پھر کھلاتی اور پانی پلاتی، آٹا گوندتی، لیکن میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا پاتی تھی تو انصار کی عورتیں جو میری پڑوسن تھیں وہ آ کر روٹیاں پکا دیتیں۔

میں کھجور کی گٹھلی (بیج) اپنے سر پر رکھ کر زبیر کی اس سرزمین سے جسے آپ ﷺ نے انہیں عطیہ دیا تھا، اپنے سر پر رکھ کر دو ثلث فرسخ پیدل چلتی۔ (دو میل بوجھ لاد کر پیدل چلتیں)۔ ٦٧

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: اگر عورت اپنے شوہر کا حق جان جائے تو اس کے دوپہر اور شام کا کھانا لانے کے بعد اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ وہ فارغ نہ ہو جائے۔ ٦٨

---

٦٧ صحیح مسلم کتاب السلام جواز ارداف المرأۃ الأجنبیۃ اذا اعیت فی الطریق رقم (۲۱۸۲)

٦٨ رواہ الطبرانی فی الکبیر، صحیح الجامع ۵۲۵۹۔

اُم عاقلہ کی اپنی بیٹی کوشادی کے بعد نصیحتیں

ذیل کی سطروں میں اُم عاقلہ امامہ بنت حارث کی جانب سے بوقت رخصتی اپنی بیٹی کے لئے چند نصیحتیں ملاحظہ فرمائیے، جو صرف اُم عاقلہ کی بیٹی کے لئے نہیں بلکہ ہر مسلمان بیٹی کے لئے عظیم تحفہ ہے۔ شادی کے وقت انہوں نے اپنی بیٹی کو ان الفاظ میں رخصت کیا:

اے میری پیاری بیٹی! جان جگر اور نور نظر! آج تم اپنا گھر چھوڑ کر، اپنے ماں، باپ، بھائی، بہن اور جملہ اہل خاندان کو چھوڑ کر ایک ایسے اجنبی آشیانہ اور اجنبی شخص کے یہاں جا رہی ہو، جسے تم پہچانتی نہیں ہو، آج تم ایک ایسے ساتھی اور دوست سے ملوگی جس سے تم مانوس نہیں ہو، جس کی عادتوں سے تم واقف نہیں ہو، تو تم جا کر اس کے لئے لونڈی بن جانا، وہ تمہارے لئے غلام بن جائے گا، تم میری طرف سے یہ چند نصیحتیں لے جاؤ، ان شاء اللہ یہ تمہاری لئے تمہاری زندگی کا کامیاب جوہر بن جائیں گی۔

۱۔ خلوص اور تھوڑے پر راضی ہو جانا۔

۲۔ خوش دلی سے اس کی باتیں سننا اور بجالانا۔

۳۔۴۔ اس کی آنکھ اور ناک پر نظر رکھنا، اس کی آرزوئیں پوری کرنا، اس لئے کہ اس کے لئے تم سے بہتر کوئی خوشبو نہیں ہوسکتی اور نہ تم سے زیادہ کوئی دلکش منظر ہوسکتا ہے۔

۵۔۶۔اس کے کھانے اور سونے کے وقت پر خصوصی نظر رکھنا، اور اس کی آرزوئیں پوری کرنا، اس لئے کہ بھوک کی شدت اور نیند کی قلت سے انسان غضب ناک ہو جاتا ہے۔

۷۔اس کے مال کی حفاظت کرنا۔

۸۔اس کے اہل وعیال، اس کے غلام اور لونڈی کی نگرانی کرنا، اور مال کے بارے میں حسن تقدیر سے اور بال بچوں کے بارے میں حسن تدبیر سے کام لینا۔[۶۹]

ایک ماں کی نصیحت بیٹی کی رخصتی پر

شب زفاف سے پہلے ایک ہم عصر ماں کی اپنی بیٹی کو کی گئی نصیحت ہم یہاں نقل کر رہے ہیں، جس نصیحت میں مسرت وحسرت کا حسین امتزاج اور خوشی وغمی کے ملے جلے جذبات شامل ہیں:

میری بیٹی! میری لخت جگر! ایک نئی زندگی کی ڈگر پر تیرے قدم اٹھنے والے ہیں، ایک ایسی زندگی جہاں تیرے ماں باپ کا گزر نہیں، نہ تیرے کسی بھائی کا وہاں ٹھکانہ ہے۔

تو ایک ایسے شخص کی ہم سفر اور شریک زندگی بننے جا رہی ہے جو اپنے علاوہ کسی کو یہاں تک کہ تیرے عزیز ترین رشتہ داروں کو بھی تیرے اندر اپنا حصہ

۶۹ طبائع النساء ۲۸۰

دار دیکھنا گوارہ نہیں کر سکے گا، خواہ اس سے تیرے خون اور گوشت کا رشتہ کیوں نہ ہو۔

میری عزیز بیٹی! تو اس کی بیوی اور اس کی ماں دونوں کا پارٹ ادا کرنا۔ اس کے ساتھ اس طرح برتاؤ رکھنا گویا تو ہی اس کی زندگی کی کل پونجی اور اس کا کل سرمایہ حیات ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ مرد خواہ کوئی بھی ہو، اس کی حیثیت بڑے بچے کی سی ہوتی ہے، نرم اور مختصر سی بات جو اس کے لئے سعادت مندی کی ہے وہ یہ کہ تو ہر گز اسے یہ احساس نہ دلانا کہ اس سے نکاح کے بعد تو اپنے اہل اور خاندان سے کٹ گئی ہے، ویسے اسے بھی بخوبی اس کا احساس ہے، اس نے بھی صرف تیرے لئے اپنے والدین اور اپنے خاندان کو چھوڑا ہے، پھر بھی تیرے اور اس کے درمیان فرق مرد اور عورت ہونے کا ہے۔

عورت ہمیشہ اپنے خاندان کی طرف مائل ہوتی ہے، اس کا دل اسی گھر میں اٹکا ہوتا ہے، جہاں وہ پلی بڑھی اور پروان چڑھی ہے، لیکن بہ ہر حال اسے خود کو نئی زندگی کا عادی بنانا ہے، ایک ایسے شخص کے ساتھ اپنی زندگی کو پر کیف بنانا ہے جو اس کا شوہر، اس کا نگراں اور اس کے ہونے والے بچوں کا باپ ہے، اور یہی اس کی نئی دنیا اور کل کائنات ہے۔

میری بیٹی، میری لختِ جگر!

یہ تیرا حال اور مستقبل ہے، یہ تیرا مشترکہ خاندان ہے، جس کے بنانے اور تعمیر کرنے میں تو اور تیرا شوہر دونوں شریک ہیں، تیرے ماں، باپ عہد ماضی

کی داستاں بن گئے، لیکن میں یہ نہیں کہوں گی کہ آج سے تو اپنے ماں، باپ اور بھائی، بہن کو بھول جانا، ہرگز نہیں، اس لئے کہ میری لاڈلی! وہ بھی کبھی تجھے فراموش نہیں کریں گے، اور ایک ماں اپنے دل کے ٹکڑے کو فراموش بھی کیسے کرسکتی ہے؟ ہاں، میری التجا ہے کہ تو اپنے شوہر سے ٹوٹ کر محبت کرنا، اسی کے لئے زندہ رہنا اور اسی کے ساتھ ساتھ رہنے میں اپنی زندگی کی خوشی سمجھنا۔ [٠ے]

مسلمان بہنو!

یہ تمہاری ذمہ داریاں ہیں کہ تم حسن تدبیر سے ملت کے نونہالوں کا مستقبل سنوارو اور ان نصیحتوں سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنی بیٹیوں کو بھی یہی نصیحت کرو، یقیناً ان نصیحتوں میں کامیابی کی روشن جھلک موجود ہے۔

ساتھ ہی مسلمان مردوں کو چاہیئے کہ ان کی بیویوں سے جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے، تو انہیں سمجھائیں، نصیحت کریں، انہیں ڈرائیں، جن کی نافرمانیاں حد سے زیادہ بڑھ جائیں تو بطور سزا ان کا بستر الگ کردیں، لیکن اس دوران بھی انہیں گھر سے باہر نہ نکالیں۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

﴿**ولا تهجر الا في البيت**﴾ ان سے گھر ہی میں علیحدگی اختیار کرو۔ [اے]

اسی طرح شوہر کو یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ وہ بیوی سے بغض نہ رکھے، اس لئے کہ اگر اسے اس کی ایک عادت ناپسند آئے گی تو دوسری عادت پسند کرے گا۔

٠ے تحفۃ العروس علامہ محمود مہدی استنبولی ص ۱۲۶۔۱۲۷

اے صحیح البخاری (ترجمۃ الباب) کتاب النکاح باب ہجرۃ النبی ﷺ۔ ابوداود ۲۱۴۲۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا﴾ ۲؎

''اور جن بیویوں سے تم کو شرارت (نافرمانی، سر چڑھنے) کا ڈر ہو تو پہلے انہیں سمجھاؤ اور نہ مانیں تو ان کا بستر الگ کر دو اور اس پر بھی نہ مانیں تو ہلکی مار مارو، پھر اگر وہ تمہارا کہا مان لیں تو انہیں تنگ کرنے اور ستانے کی کوشش مت کرو۔''

علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: جب نصیحت اور سمجھانے سے نہ مانیں تو انہیں غیر نقصان دہ مار مارنا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّهُنَّ عِندَكُم عَوان، وَلَكُم عَلَيهِنَّ أن لا يُوطِئنَ فُرُشَكُم أحداً تكرهونه، فَإِن فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرباً غَيرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ رِزقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ)) ۳؎

''لوگو! تم عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، اس لئے کہ وہ

۲؎ النساء ۳۴

۳؎ سنن الترمذی کتاب الرضاع (۱۱۶۹) باب حق المرأۃ علی زوجھا وابن ماجہ ۱۸۵۱، وقال الترمذی حسن صحیح۔

تمہارے پاس قیدی کی حیثیت سے مقیم ہیں، اور تمہارے لئے ان پر لازم ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مارو، مگر اتنا نہیں کہ وہ زخم خوردہ ہو جائیں اور ان کو نفقہ اور سکنہ (کھانا کپڑا) دستور کے مطابق دیا کرو۔

حسن بصری رحمہ اللہ نے (ضرباً غیر مبرح) کی تشریح میں ضرب غیر مؤثر لکھا ہے، یعنی ایسی مار جو نقصان دہ نہ ہو اور اس کا جسم پر کوئی اثر نہ پڑے۔ نیز حدیث نبوی کے مطابق عورت کو چہرہ پر مارنے سے پرہیز کرنا چاہیئے، خواہ وہ ہلکی مار ہی کیوں نہ ہو۔

بیوی پر شوہر کے حقوق

بیوی پر شوہر کے چند حقوق کا تذکرہ گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے، ذیل میں ہم اسی سلسلہ کی چند احادیث پیش کر رہے ہیں، تاکہ مسلم خواتین، خصوصاً نئی نسل کی نازونعم میں پلی ہوئی لڑکیاں جو دینی تعلیم سے یکسر ناواقف ہیں، ہماری اس تحریر سے کچھ استفادہ کر سکیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَوكُنتُ آمِرًا أَحَداً أَنْ يَسجُدَ لِغَيرِ اللّٰهِ، لأَمَرتُ الْمَرأَةَ أَنْ تَسجُدَ لِزَوجِهَا وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَاتُؤدِّي الْمَرأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّي حَقَّ زَوجِهَا كُلَّه حَتَّى

لَوسَألَهَا نَفسَهَا وَهِيَ عَلىٰ قَتَبٍ لَم تَمنَعهُ)) [۴]

''اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو یہ حکم دیتا کہ اپنے شوہر کا سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کوئی عورت اپنے رب کا حق اسوقت تک نہیں ادا کرسکتی جب تک کہ اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا نہ کرلے، یہاں تک کہ اگر وہ اونٹ کی پشت پر (سواری) پر بیٹھی ہو اور اس کا شوہر اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو انکار نہ کرے، (یہاں تک کہ اس کا شوہر اسے حالت زچگی میں جماع کے لئے بلائے تو بھی انکار نہ کرے)۔

صاحب لسان العرب نے (۱/۶۶۱ میں) لکھا ہے کہ: جب عرب کی عورتوں کو زچگی کا وقت آتا تو وہ اونٹ کی پشت پر جا کر بیٹھ جاتیں، جس سے بچہ جننے میں آسانی ہوتی تھی۔ اس لئے اس کا ایک معنیٰ یہ بھی ہوا کہ (یہاں تک کہ اس کا شوہر اسے حالت زچگی میں جماع کے لئے بلائے تو بھی انکار نہ کرے، شروع کتاب میں ہم نے یہی پہلا ترجمہ کیا ہے)۔

مگر چونکہ سجدہ صرف اللہ کا کیا جائے گا، غیر اللہ کا سجدہ کرنا شرک ہے۔ اس واسطے اس حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے شوہر کی قدر و قیمت اور بیوی پر اس کے حقوق کو بڑی مضبوطی کے ساتھ بیان کیا ہے، ساتھ ہی معرفت اور قدر شناسی کا بڑی خوبی سے تذکرہ کیا ہے۔

---

[۴] سنن ابن ماجہ کتاب النکاح ۱۸۴۳، مسند احمد ۱۸۵۹۱، صحیح الجامع ۵۲۹۵

ایک مرتبہ نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہو کر عرض کرتی ہے یارسول اللہ ﷺ! میں عورتوں کی طرف سے آپ کے پاس قاصد بن کر آئی ہوں، (میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ) اللہ تعالیٰ نے جہاد کو مردوں پر فرض کیا ہے، اگر وہ کامیاب لوٹتے ہیں تو اجر وثواب پاتے ہیں اور اگر شہید ہو جاتے ہیں تو اللہ کے یہاں انہیں روزی دی جاتی ہے،۔ (مردوں کا یہ مرتبہ ہے) اور ہم عورتوں کا حال یہ ہے کہ ہم بس ان کی نگہ داشت کرتی ہیں، ہمیں اس پر کیا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی تمام ملاقاتی عورتوں سے جا کر کہہ دینا کہ بیوی کا اپنے شوہر کی خدمت واطاعت کرنا اور اس کے حقوق کی رعایت اور اعتراف کرنا (اجر میں) مردوں کے مساوی ہوگا، لیکن تم میں بہت کم عورتیں ایسی ہوں گی۔ [۵۷]

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے صاف طور سے بیان فرمادیا ہے کہ عورت کو اپنے گھر کی نگہ داشت، بچوں کی تربیت اور شوہر کی خدمت کرنے پر اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ مجاہد کو میدان جہاد میں لڑائی لڑنے یا شہادت پانے پر۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کہتی ہیں کہ: ہم اپنے خاوند سے اس طرح بات نہیں کیا کرتی تھیں جس طرح تم اپنے امیروں (گورنروں) سے بات چیت کرلیا کرتے ہو۔

---

[۵۷] مجمع الزوائد ۴/۳۰۵۔

شوہر کے اہل خانہ کے ساتھ بیوی کا سلوک؟

یہ ایک انتہائی اہم، نازک اور سنگین ترین مسئلہ بنتا جارہا ہے، بیوی یہ سمجھتی ہے کہ میں تو صرف شوہر کے لئے ہوں اور شوہر کے گھر والے شادی سے قبل یہ امید لگائے رہتے ہیں کہ بہو کے آنے سے گھر میں رونق بڑھے گی، سارے کام وہ خود دیکھ لے گی، اہل خانہ کو آرام مل جائے گا وغیرہ۔ حالانکہ بیوی کے اوپر شوہر کے منجملہ حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے ماں، باپ، بھائی، بہنوں کا احترام کرے، اور اگر وہ لوگ بدسلوکی کریں تو اسے برداشت کرے، خصوصاً ساس اور خسر کی زیادتیوں کو سہنے کی کوشش کرے، کیوں کہ آگ آگ سے نہیں بلکہ پانی سے بجھتی ہے۔ اور جب کسی معاملہ میں نرمی کی جائے گی تو اس کے اندر حسن اور خوبصورتی پیدا ہوگی۔

بیوی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی انانیت اور خودسری کو نیز اپنے جذبات کو قابو میں رکھے، اس پر اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی، اسے اجر ملے گا، مرد کی نظر میں اس کا احترام اور قدر و منزلت بڑھے گی اور اس کی طرف سے اسے مزید عزت و محبت حاصل ہوگی۔

نیز بیوی کو چاہیئے کہ اس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کے خسر اور اس کی ساس نے اس کے خاوند کی بچپن سے پرورش کی ہے، جب وہ بڑا ہوا تو اس کی تعلیم و تربیت کی، اس لئے اس کے شوہر کا اولین کام یہ ہے کہ پہلے اپنے ماں باپ کے اس قرض کو چکائے اور بیوی کا یہ فرض ہے کہ اس مقدس فریضہ کی

ادائیگی میں اپنے شوہر کی مدد کرے، اس کا ہاتھ بٹائے اور اس کام کی انجام دہی میں اس کے شانہ بہ شانہ چلنے کی کوشش کرے۔

بیوی کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ بدلہ دینے والا اور حساب لینے والا حاکم اعلیٰ اللہ تعالیٰ ہے، جو کبھی نہیں مرے گا، اور ہر شخص جیسا سلوک کسی دوسرے کے ساتھ کرے گا ویسا ہی سلوک اس کے ساتھ بھی ہوگا، اسلئے کہ آج کی بیوی اور آج کی بہو کل کی ساس ہوگی، آج اگر وہ اپنے خاوند کے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے گی تو کل بڑھاپے میں اس کی بہو بیٹیاں اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گی اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ نیک کام کرنے والوں کا اجر اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔[٧٦]

شوہر پر بیوی کے حقوق

جس طرح شوہر ہر وقت بیوی سے اس کے فرائض اور واجبات اور لوازمات کی ادائیگی کا خواہاں رہتا ہے، اسی طرح اسلامی شریعت نے بیوی کے لئے شوہر پر کچھ فرائض مقرر کئے ہیں، اس لئے شوہر کی ذمہ داری ہے کہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرے، اور بیوی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے، نہ ہی اس کے احساس کو مجروح کرے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾[٧٧]

---

٧٦ تحفۃ العروس ص ٣٣٨-٣٣٩

٧٧ البقرہ ٢٢٨

''اور مردوں پر عورتوں کا حق ایسا ہی ہے، جیسا کہ دستور کے مطابق عورتوں پر مردوں کا حق ہے، البتہ مردوں کو عورتوں پر کچھ فضیلت حاصل ہے۔''

پھر فرمایا:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ [8]

''اور دیکھو! عورتوں کے ساتھ خوش معاملگی سے رہو، پھر اگر تم کو وہ کسی وجہ سے ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو ناپسند ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں بڑی خیر و برکت رکھ دے۔''

حکیم بن معاویہ القشری سے روایت ہے کہ ان کے والد نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت فرمایا: یارسول اللہ! ہماری بیویوں کے ہم پر کون سے حقوق ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو انہیں بھی کھلاؤ، جب پہنو تو انہیں بھی پہناؤ، اور انہیں چہرے پر مت مارو، اور انہیں گھر میں رکھو۔ [9]

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام (تہجد) کرتے ہو؟ میں نے کہا ہاں یارسول اللہ! معاملہ کچھ ایسا ہی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو، روزہ بھی

---

[8] النساء ۱۹

[9] صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی، ارواء الغلیل للالبانی ۷/ ۹۸۔

رکھو، افطار بھی کرو، قیام اللیل بھی کرو اور آرام بھی کرو، اس لئے کہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔[80]

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَىٰ إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ شِقُّهُ مَائِلٌ))[81]

"جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور ان میں سے کسی ایک کی طرف ہی وہ زیادہ لگاؤ اور میلان رکھے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک کندھا لٹکا ہوا ہوگا۔"

---

[80] صحیح البخاری مع الفتح ۹/ ۲۹۹

[81] رواہ ابوداود والترمذی وغیرہما وصححہ الألبانی فی الارواء الغلیل ۷/ ۸۰ وفی صحیح الجامع (۶۵۱۵)۔

خاتمہ

آخر میں مردوں (شوہروں) سے ہماری یہی درخواست ہے کہ اپنی عورتوں (بیویوں) کے معاملہ میں اللہ سے ڈریں اور ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کریں، جیسا کہ نبی ہدیٰ والرحمۃ ﷺ نے وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْراً، فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ أَعْوَجَ شَيْئٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا)) [۸۲]

"تم عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو، اس لئے کہ عورتیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے، (اور کسی طرح تمہارے لئے سیدھی نہ ہوں گی) اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ اوپری حصہ ہے، اور جب تم اس کو سیدھی کرنے لگو گے تو توڑ دو گے، اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی، پس تم عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔"

نیز انہیں اتباع سنت پر اکسانا اور صبر کے ساتھ انہیں عمدہ تعلیم دیتے رہنا چاہیئے، اس لئے کہ یہ عمدہ تعلیم اور حسن معاملہ ان شاء اللہ انہیں جنت میں کھینچ

[۸۲] صحیح البخاری کتاب النکاح ۴۷۸۶ و مسلم کتاب الرضاع ۲۶۷۱۔

لائے گا۔

اسلامی بہنو!

اختصار کے ساتھ ہم نے جنتی عورت کی چند صفات کا ذکر کیا ہے، اگر ہم ہر پہلو پر تفصیلی روشنی ڈالتے تو کتاب کافی ضخیم ہو جاتی، ویسے گزشتہ صفحات میں پیش کردہ باتیں گرچہ مختصر ہیں مگر ان کی جامعیت مسلم ہے، اس لئے ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے اسماء حسنٰی اور صفات علیا کا واسطہ دے کر یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو نفع پہنچائے، اور بیوی وشوہر کو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق ادا فرمائے، آمین، اس لئے کہ قیامت کے دن سوال دونوں سے ہوگا۔

وصلی اللہ علیٰ نبینامحمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم

کیا عورت اپنے بال کٹوا سکتی ہے؟

زیر نظر تحریر مؤلف کتاب کا ایک مقالہ ہے جو اپریل ۱۹۹۵ء کے مجلہ نوائے اسلام دہلی اور مجلہ اہل حدیث لاہور میں شائع ہو چکا ہے، مفید سمجھ کر شامل کتاب کر لیا گیا تھا اس لئے اس نئے ایڈیشن میں بھی اسے باقی رکھا جا رہا ہے۔

ہے تری نسوانیت کا بانکپن شرم و حیا — بن کے رنگ و نور کے یسمی در تیچے پر نہ جھول
اک طرف مریم ہے تو دوسری جانب بتول — آبگینہ ہے کبھی اور کبھی جنت کا پھول

کسی بھی مسلمان عورت کی شخصیت اور ذات اس وقت تک مکمل نہ ہو گی جب تک کہ وہ مریم ، خدیجہ، عائشہ، فاطمہ اور دیگر اسلامی خواتین رضی اللہ عنہن کے نقش قدم پر نہ چلے، جنہوں نے اللہ کے دین کی صحیح تعلیم کو اپنایا، اس لئے ہر مسلمان عورت کو چاہئے کہ ان خواتین اسلام سے اپنی زندگی کا موازنہ کرے کہ یہ جنت الفردوس کی رانیاں، بہشت کی شہزادیاں اس دنیا کی زندگی میں کس طرح بسر کیا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا تھا لیکن اس کے باوجود آخرت کی نعمت کے مقابلہ میں دنیا کی نعمت اور ساری دولت کو ٹھکرا کر رسول رحمت ﷺ کی زندگی کو اپنے لیئے مشعل راہ بنایا، آپ ﷺ کی ہر ہر بات اور حکم کو اپنا کر ایک مثالی خاتون ہونے کا نمونہ قائم کیا۔

مگر افسوس کہ مغرب سے چلنے والی بے پردگی وفحاشی اور آوارگی بہ نام آزدی کی لہر نے ہماری مشرقی اور اسلام پسند خواتین کو بھی اپنی اس زہریلی

ہوا کی بو سنگھادی ہے، جس کے نتیجہ میں ایک عورت ازواج مطہرات کو اور ایک لڑکی بنات رسول ﷺ کو نمونہ بنانے کے بجائے دنیا کی نام نہاد، شرم وحیا سے عاری، اور بازاری عورتوں اور کاروباری حسیناؤں کو اپنا آئیڈیل بنانے لگتی ہے۔

آیئے ہم صرف ایک لعنت کا جائزہ لیتے چلتے ہیں جو مغربی عورتوں سے ہم میں گھس آئی ہے، جس کی اسلام نے سخت مخالفت کی ہے، وہ لعنت عورت کا اپنے سر کے بال کاٹنے اور جوڑنے کی ہے، حالانکہ نبی رحمت ﷺ نے اس بری عادت سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے، اس لئے کہ اس سے مردوں کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

((عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : لعن رسول اللہ ﷺ المتشبهین من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال و لعن المحدثین من الرجال و المترجلات من النساء))[۸۳]

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں جیسی حرکتیں کرتی ہیں اور ان کے چال چلن اختیار کرتی ہیں۔"

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

---

۸۳ صحیح البخاری کتاب اللباس باب المتشبہون بالنساء والمتشبہات بالرجال ۱۰ /۳۳۲۔

((صِنفان مِنْ أهلِ النَّارِ لَمْ أرهُمَا قَومٌ مَّعهُم سَياط كأذناب البَقَرِ يَضرِبُونَ بِها النَّاس وَ نِسَاءٌ كَاسِيات، عَارِيَاتٌ، مَائِلاتٌ، مُمِيلَاتٌ، رُؤسُهنَّ كَأسنِمَةِ البَخت العجاف لايَدخلن الجَنَّة وَ لايجدن رِيحهَا وَان ريحهَا لَيوجد مِن مَسيرةِ كَذا وَ كَذا))[۸۲]

دو قسم کے لوگ جہنمی ہیں:

ا۔ایک وہ قوم جس کے ہاتھ میں کوڑے ہوں گائے کی دم کی طرح، جس سے وہ آدمیوں کو مارتے ہوں گے۔

۲۔دوسری وہ عورتیں جو کپڑا پہنے ہوں گی پھر بھی ننگی معلوم ہوتی ہوں گی، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہوں گی، اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی، جن کے سر اونٹ کی لٹکی ہوئی کوہان کی طرح ہوں گے، ایسی عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی۔

مائلات ممیلات کی تشریح میں بعض علماء نے لکھا ہے کہ وہ اس انداز میں کنگھی کرتی ہوں کہ لوگ اس سے ان کی طرف مائل ہوتے ہوں۔

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ (سابق مفتی اعظم سعودی عرب) نے اپنے ایک فتویٰ کے جواب میں لکھا ہے کہ: عورتوں کا اپنے سر کے بال منڈانا یا کٹانا کسی

---

۸۲ صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ ۳۹۷۱۔

بھی صورت میں جائز نہیں ہے، دلیل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے: ((**نهى رَسُول الله ﷺ أن تحلق المرأة رأسَها**))[85] کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سر کے بال منڈانے سے منع فرمایا ہے۔

اور قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی چیز سے نبی کریم ﷺ منع کریں تو وہ چیز حرام ہو جاتی ہے، الا یہ کہ بعد میں الگ سے اس کا کوئی حکم نازل ہو جائے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ: عورت کو سر کے بال منڈانے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ جس طرح مردوں کے لیئے داڑھی خوبصورتی اور اسلامی نشانی ہے اسی طرح عورتوں کے لئے ان کی یہ چوٹی خوبصورتی اور اسلامی نشانی ہے۔[86]

شیخ کی اس کتاب کا اردو ترجمہ بہ نام (عورتوں کے مخصوص مسائل) ڈاکٹر رضاء اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ کے قلم سے وزارت الشئون الاسلامیہ والأوقاف سعودی عرب سے شائع ہو چکا ہے۔

اس لئے عورت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے سر کے بالوں کی حفاظت کرے، ان کی چوٹیا بنالے، عورت کے سر کے بال اس کے حسن و جمال کا ایک قیمتی جوہر اور اس کی عفت و پاکدامنی کا یک گوہر آبدار ہیں۔

کچھ عورتیں اپنے تمام بالوں کا گولا بنا کر سر پر ایک جگہ رکھ لیتی ہیں، یا تمام بالوں

---

۸۵ سنن الترمذی کتاب الحج ۸۳۸ والنسائی کتاب الزینۃ ۴۹۶۳۔

۸۶ مجموع فتاوی شیخ محمد بن ابراہیم ۲/۴۹ ۔بحوالہ تنبیہات علی أحکام تختص بالمؤمنات لفضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ۔

کوصرف ایک طرف دائیں یا بائیں لٹکا لیتی ہیں، جیسا کہ مغربی عورتوں کی عادت ہو کرتی ہے، تو یہ صورت جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس میں کفار کی مشابہت ہے۔

علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر أضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن میں لکھا ہے کہ: عام طور سے جو عورتیں اپنے سروں کے بال کاٹتی ہیں، وہ اپنے اس عمل سے افرنگی اور مغربی عمل سے قریب ہو رہی ہیں اب تو مسلم خواتین میں یہ عمل دھیرے دھیرے پھیلتا ہی جا رہا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات نے اپنے سر کے بال کاٹے تھے، اس لیئے ایسا کرنا درست ہے، تو اس کا صاف اور واضح جواب یہ ہے کہ نبی رحمت ﷺ بعض ازواج مطہرات نے اپنے سر کے بالوں کو زینت اور خوبصورتی کے لیئے نہیں کاٹا تھا، بلکہ دفع زینت کے لئے ایسا کیا تھا، اس لئے کہ شوہر (یعنی آپ ﷺ) کی وفات کے بعد انہیں زینت وآرائش کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی تھی۔

پھر نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی پاکباز بیویوں سے شادی بھی نہیں کی جا سکتی تھی، اس لئے کہ وہ اُمہات المومنین (سارے مومنوں کی مائیں) ہیں، اور ماں ہی کی طرح ان سے نکاح حرام ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ وَلَا أَنْ

تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَداً إِنَّ ذَالِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيماً﴾ ۸۷

”اور تمہارے لئے یہ زیبا نہیں کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ، اور نہ یہ کہ ان کے بعد ان کی عورتوں سے کبھی نکاح کرو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔“

چونکہ عورت کی ساری زینت اس کے شوہر کے لئے ہے، اس لئے اس حدیث سے بال کاٹنے کی دلیل پکڑنا کسی طرح درست نہیں ہے۔ پھر اگر کوئی بوڑھی عورت اپنے بال حد درجہ لمبے ہونے کی وجہ سے پریشان ہوتی ہو تو حسب ضرورت انہیں کاٹ سکتی ہے، اس لئے کہ اسے اب زینت کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اور خوبصورتی کے لئے بال کاٹنا کافرہ، فاسقہ، فاحشہ اور مغربی عورتوں کی نشانی اور ان کی اندھی تقلید ہے، اور سر کے بال کاٹنا اگر مغربی عورت کی مشابہت اور ماڈرن بننے کے لئے ہو تو بلاشبہ ایسا کرنا حرام ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من تشبه بقوم فهو منهم)) ۸۸

”جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے۔“

اس حدیث سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی عورت

۸۷ الأحزاب ۵۳۔

۸۸ ابوداود کتاب الصلاۃ باب لبس الشہرۃ ۱۱/ ۵۱، رقم (۴۰۲۴)

مغربی عورتوں کی نقالی میں سر کے بال کاٹے تو وہ بھی انہیں میں شمار کی جائے گی ، نیز دوسری احادیث میں کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت کو سراسر حرام قرار دیا گیا ہے۔

اسی طرح سے حج و عمرہ کے موقعہ پر عورت کو اپنی انگلی کے پور کے برابر بال کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

((نهى رسول الله ﷺ أن تحلق المرأة راسها))[89]

''نبی کریم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈانے سے منع فرمایا ہے۔''

امام ابوداود فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: حج کے بعد عورت اپنے سر کے تمام بالوں کو آگے کر کے صرف انگلی کے پور کے برابر کاٹے گی۔

علامہ نووی نے عورتوں کو سر کے بال منڈانے کو بدعت اور ان کے حق میں مثلہ کہا ہے۔[90]

غور کرنے کا مقام ہے کہ حج جیسی عظیم ترین عبادت جس میں سر کے بال منڈانے لازمی ہیں مگر وہاں بھی اسلام نے عورت کے سر کے بال کی حفاظت کی

---

[89] أحزاب ۵۳۔

[90] المجموع شرح المہذب ۸/۱۵۰۔۱۵۴۔

اور کاٹنے سے منع فرمایا، بلکہ معمولی قسم کی تقصیر کا حکم دے کر انہیں حج کے پورے ثواب میں شریک کر لیا، تو عام حالات میں بغیر کسی عذر کے صرف زینت و آرائش کے لئے بال کاٹنا یا منڈوانا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ ظاہر ہے ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کی صریح مخالفت کہلائے گی۔

اسی طرح بعض عورتیں اپنے سر کے بالوں کو بڑا دکھانے کے لئے اس میں دوسرے مصنوعی بال جڑوا لیتی ہیں، حالانکہ وہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی ساخت اور بناوٹ کو تبدیل کر رہی ہیں۔ جیسا کہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ: معاویہ رضی اللہ عنہ جب آخری بار ۵۱ھ ہجری میں مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے نبی ﷺ کے منبر پر چڑھ کر ہمیں خطبہ دیا، اور بالوں کا ایک چوٹلہ نکال کر فرمانے لگے: میں تو سمجھتا تھا کہ یہ کام یہودیوں کے سوا کوئی اور نہیں کرتا۔ نبی کریم ﷺ نے اس عورت کو فریبی اور مکار کہا ہے جو بالوں میں جوڑ لگائے۔[91]

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ وہ منبر پر کھڑے ہو کر یہ باتیں بیان فرما رہے تھے (اور ان کے محافظ (باڈی گارڈ) کے ہاتھ میں بال کا ایک چوٹلہ تھا) مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں گئے؟ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ اس چوٹلہ سے ہمیں منع فرمایا کرتے تھے، اور فرماتے کہ:

((انما هلكت بنو اسرائيل حين اتخذوا هذه

---

[91] سنن النسائی ۸/۱۳۰ کتاب الزینۃ باب النھی عن حلق المرأۃ راسھا۔

نسائهم)) [92]

"بنی اسرائیل اسی وجہ سے تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا، (ان کی عورتیں بال جوڑنے لگیں)۔"

اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا، پھر وہ بیمار پڑ گئی، اسی بیماری میں اس کے سر کے بال گر گئے، اس کے عزیزوں نے اس کے بال میں جوڑ لگانا چاہا، چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لعن الله الواصلة والمستوصلة)) [93]

"اللہ تعالیٰ نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔"

ایک دوسری روایت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ:

((لعن النبی ﷺ الواصلة والمستوصلة و الواشمة والمستوشمة)) [94]

"نبی کریم ﷺ نے چوٹلہ لگانے والی اور گودنا گودوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔"

اسی طرح خوبصورتی کے لئے اگر کوئی عورت اپنے چہرے اور ابرو کے

---

92 صحیح البخاری ۱۰/۳۷۴ کتاب اللباس باب الوصل فی الشعر رقم ۵۹۳۸۔ مع الفتح۔

93 صحیح البخاری ۱۰/۳۷۳ کتاب اللباس باب الوصل فی الشعر رقم ۵۹۳۲۔ مع الفتح۔

94 المصدر السابق۔

بال اکھیڑے تو ایسا کرنا بھی حرام ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بال اکھیڑنے والی یا اکھڑوانے والی پر لعنت بھیجی ہے، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور بناوٹ میں تبدیلی کرتی ہیں، جب کہ شیطان مردود نے تو یہ عہد کیا ہے کہ:

﴿وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ ۹۵

"میں تو انسانوں کو یہ حکم دوں گا کہ اللہ کی ساخت اور بناوٹ کو بدل ڈالیں۔"

اس آیت میں یہ بات بالکل صاف اور واضح طور پر کہی گئی ہے کہ جو عورتیں اپنے سر کے بال کٹواتی یا منڈواتی ہیں یا چہرے یا ابرو کے بال اکھیڑتی ہیں، وہ اپنے اس عمل سے شیطان لعین کی اطاعت و پیروی کر رہی ہیں، اور ہمیں یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ جب شیطان مردود نے اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ اور چیلنج کیا کہ میں تیرے بندوں کو سیدھے راستہ سے بھٹکاؤں گا، انہیں گمراہ کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت یہ فرمادیا تھا کہ تجھے اور تیرے ساتھ جو لوگ بھی ہوں گے انہیں جہنم میں ڈال دوں گا۔

ہمارے اس دعویٰ کی مزید توضیح صحیح بخاری میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے ہوتی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے گودنا گودوانے یا گودنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے، اور ان پر بھی لعنت بھیجی ہے جو چہرے کے روئیں (بال) نکالیں، (جوان بننے کے لئے) جو حسن

---

۹۵ النساء:۱۱۹

بڑھانے کے لئے دانت کشادہ کروائیں ،اللہ کی خلقت کو بدلیں ، مجھے کیا ہوگیا ہے کہ میں ان لوگوں پر لعنت نہ بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے، جو کہ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾[96]

”رسول (ﷺ) جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو،اور جس چیز سے روکیں اس سے باز آجاؤ۔“

یہی نہیں بلکہ کسی بھی موقعہ سے بال اکھیڑنے یا جوڑنے کی سخت ممانعت آئی ہے، پھر ہمیں بحیثیت مسلمان اس آیت پر نظر ڈالنی چاہیے:

﴿وَأَطِيعُوا اللهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾[97]

”تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

کاش بیوٹی پالر میں جانے والی مسلمان عورتیں نبی رحمت ﷺ کے ان فرمودات وارشادات سے کچھ سبق حاصل کرلیتیں تو وہ آخرت میں اللہ کے عذاب سے بچ جاتیں اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو پالیتیں۔اس لئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی دنیا وآخرت میں گھاٹے کا سودا ہے،اور اللہ

---

[96] الحشر:۷

[97] آل عمران:۱۳۲

اور رسول ﷺ کی اطاعت ہی کامیابی کا راز اور سرخروئی کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمان خواتین کو نبی رحمت ﷺ کے ان فرمودات وارشادات سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور انہیں مریم، عائشہ، خدیجہ، فاطمہ، اُم سلیم اور دیگر نیک سیرت وپاک باز خواتین رضی اللہ عنہن وارضاہن جیسی مثالی عورت بنائے، آمین۔

ہیں محروم بصیرت دل کی آنکھیں — عطا کر ان کو بینائی عطا کر
تفکر کو بلندی کی سند دے — تخیل کو توانائی عطا کر

۹۸

انصار زبیر محمدی
مقام وپوسٹ: بندی کلاں۔ محمد آباد گوہنہ۔ مئو۔ یوپی۔ انڈیا
276403 پن کوڈ

۹۸ سرشاخ طوبیٰ فضا ابن فیضی ص ۷۰۔

ایک سوال کا جواب:

مردوں کے لئے حوریں ہیں تو عورتوں کے لئے کیا؟

میری محترم مسلمان بہنو!

کتاب میں جب آپ نے یہ پڑھا ہوگا کہ جب کوئی دنیا کی عورت اپنے نیک وصالح مرد کو ستاتی ہے تو جنت کی حور کہتی ہے اسے نہ ستاؤ، یہ عنقریب ہمارے پاس آنے والا ہے، اس وقت آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ جب کوئی مرد اپنی نیک وصالح بیوی کو ستاتا ہے تو اسے کون آواز دیتا ہوگا، یا اسی طرح جنت میں جانے والے مردوں کو حوریں ملیں گی، تو پھر عورتوں کو کیا ملے گا؟ اس لئے یہ ایک بڑا اہم سوال ہے، کتاب چھپنے کے بعد سے اب تک راقم الحروف سے سعودیہ عربیہ اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر دروس اور تقریروں کے بعد یہ سوال کئی بار پوچھا بھی جا چکا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو یہ سوال کرنے کا حق ہے، خصوصاً جب کہ یہ کتاب **جنتی عورت** کے موضوع پر گفتگو کرتی ہے تو کتاب پڑھنے کے بعد آپ کے ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ اگر ہم جنت میں چلی جائیں (اور ان شاء اللہ ضرور جائیں گی) تو حوروں کے مقابلہ میں ہمیں کیا ملے گا؟

جواب:

یقیناً آخرت کا ثواب مردوں اور عورتوں کے لئے عام ہے، اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے:

﴿أَنِّی لَا أُضِیعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ﴾ 99

''میں تم میں سے کسی مرد یا عورت کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا۔''

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾ 100

''تم میں سے جو کوئی صالح عمل کرے گا، اس حال میں کہ وہ مومن ہو، تو ہم ضرور اسے پاکیزہ اور اچھی زندگی عطا کریں گے۔''

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ﴾ 101

''اور جو ایمان والا ہو، مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔''

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

---

99 آل عمران ۱۹۵

100 النحل ۹۷

101 النساء ۱۲۴

الی قولہ تعالیٰ ......أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ ۱۰۲

"بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومنہ عورتیں، فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنی والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والیاں، ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان تمام کے جنت میں داخل ہونے کا وعدہ اپنے اس فرمان میں کیا ہے:

﴿هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ﴾ ۱۰۳

"وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایہ میں مسہریوں پر ہوں گے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

---

۱۰۲ الأحزاب ۳۵

۱۰۳ یس ۵۶

﴿أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ﴾[104]

"تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ اور نعمتوں سے لطف حاصل کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں عورتوں کے اعادہ تخلیق کی بھی خبر دی ہے:

﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَاراً﴾[105]

"جس طرح اللہ تعالیٰ بوڑھے مردوں کو نوجوان بنادے گا اسی طرح بوڑھی عورتوں کی خلقت کو لوٹا کر انہیں باکرہ بنادے گا۔"

اور حدیث میں ہے کہ دنیا کی عورتوں کو عبادت وریاضت اور اطاعت کی وجہ سے حورعین پر فضیلت وبرتری حاصل ہے، اس واسطے مومن عورتیں مومن مردوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گی، اور جب کسی عورت نے دنیا میں کئی مردوں سے (یکے بعد دیگرے) شادی کی ہوگی اور وہ ان کے ہمراہ جنت میں داخل ہوگی تو ان شوہروں کے درمیان اسے اختیار دیا جائے گا، چنانچہ وہ ان میں سے اچھے اخلاق والے مرد کو پسند کرے گی۔[106]

☆☆☆☆☆

---

[104] الزخرف ۷۰

[105] الواقعہ ۳۵۔۳۶۔

[106] فتاویٰ المرأۃ ۱/۱۳

مولف کی چند کتابیں

۱	بسم اللہ کے فضائل واحکام	مطبوع
۲	اسلام میں قبروں کی حیثیت	مطبوع
۳	سترہ کے احکام ومسائل	مطبوع
۴	بچوں کی تربیت کیسے؟	مطبوع
۵	سفینہ ڈوب نہ جائے	مطبوع
۶	دعوت الی اللہ	مطبوع
۷	اولیاء حق وباطل اردو ترجمہ الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان شیخ الاسلام ابن تیمیہ	مطبوع
۸	ہمارے ہم سفر بنیں عربی سے ترجمہ	مطبوع
۹	سگریٹ نوشی سے توبہ عربی سے ترجمہ	مطبوع
۱۰	شعبان کی پندرہویں شب جشن منانے کا حکم؟ تحریر شیخ ابن باز	
۱۱	جنتی عورت اردو	مطبوع
۱۲	جنتی عورت ہندی	زیر طبع

آٹھویں صدی ہجری کے مجدد، امام، علامہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی نادر الوجود تصنیف
الفرقان بین اولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان کا اردو ترجمہ

اولیاء حق و باطل

اپنے موضوع پر منفرد اور اچھوتی تصنیف، جس میں سچے اور جھوٹے اولیاء کی پہچان قرآنی آیات واحادیث صحیحہ سے بیان کی گئی ہے، اولیاء اللہ کی صفات، اولیاء اللہ کی تعریف، اولیاء اللہ کے درجے، صوفی کی وجہ تسمیہ، کرامات صحابہ وتابعین، کرامات اولیاء اور شیطانی شعبدوں میں فرق؟ معجزہ اور کرامت، خوارق اور انسانوں کے ساتھ جنوں کے حالات، نبی کریم ﷺ کی جنوں سے ملاقات، جنوں کو قبضے میں کرنا؟ نیز ان کے علاوہ دیگر اہم موضوعات پر اس کتاب میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

دنیا بھر کے مختلف مکتبات میں موجود چھ 6 قلمی نسخوں سے پہلی بار اس کی جامع تحقیق منظر عام پر آئی ہے، عنقریب آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔

اردو ترجمہ: انصار زبیر محمدی